اوصاف الشیعة

آیت اللہ شیخ صدوقؒ

Scanned / Presented by
ShiaOfAhlulbayt
http://groups.msn.com/shiaofahlulbayt
http://www.freewebtown.com/shiaofahlulbayt
Join us Online for many more books/articles/discussions/multimedia
in Urdu, English, Arabic and Persian

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب	:	محب اہل بیتؑ کون؟
تالیف	:	آیت اللہ شیخ صدوق
ترجمہ	:	مولانا فیاض حسین جعفری فاضل قم
ناشر	:	ادارہ منہاج الصالحین لاہور
پروف ریڈنگ	:	غلام حیدر چودھری
کمپوزر	:	حیدر زیدی
ہدیہ	:	65 روپے

ملنے کا پتہ:

ادارہ منہاج الصالحین

الحمد مارکیٹ فرسٹ فلور دکان نمبر 20 'غزنی سٹریٹ' اردو بازار

لاہور۔ فون: 7225252

آئینہ ادب

○ امام زمانہؑ کی دعا 13

○ علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام 14

○ شیخ صدوق کی مشہور تالیفات 17

○ شیخ صدوق کی وفات 18

۱-علامات شیعہ 21

۲-وہ ہمارے شیعہ نہیں 22

۳-اہمیت تقیہ 23

۴-دشمنان آل محمدؑ سے ناطہ مت جوڑو 23

۵-شیعیان کی سفارش قبول ہوگی 24

۶-اخلاص کا نتیجہ 26

۷-جنت کی چابی 27

۸-صدائے رسول کو وفا پر 28

۹-بد طینت لوگوں سے دوستی مت رکھو 29

۱۰-امام رضاؑ کی اہل بیتؑ کے دشمن سے بیزاری 31

جہنم سے بچو 32

- شیعہ ریاکار نہیں ہوتا 33

۱۳-پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟ 33

۱۴-مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے 35

۱۵-کافر سے محبت ممنوع اور بغض واجب ہے 36

۱۶-اہل شک کی دوستی ممنوع ہے 37

۱۷-ناصبی کون ہے؟ 37

۱۸-شیعان علیؑ کی پہچان 38

۱۹-علامات شیعہ 39

۲۰-علامات مومنین بزبان امیر المومنینؑ 40

۲۱-جعفر صادقؑ کا شیعہ کون ہے؟ 41

۲۲-کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟ 42

۲۳-شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق 45

۲۴-شیعوں کی جسمانی علامات 46

۲۵-ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم 47

۲۶-حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں 49

۲۷-عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہو جاتا ہے؟ 50

۲۸-فضیلت کا معیار معرفت ہے 51

۲۹-فکر ہر کس بقدر ہمت اوست 52

۳۰-شیعوں کی ولادت پاک ہے 53

۳۱-ظاہرداری کو بھی بحال رکھیں 53

۳۲-کردار شیعہ 54

۳۳-اوصاف شیعہ 55

۳۴-شیعوں کا چال چلن 56
۳۵-متقی لوگوں کی علامات 58
۳۶-مومن غضب و رضا میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے 69
۳۷-تقویٰ کا دارو مدار رونے پر ہی نہیں ہے 70
۳۸-اسرار آل محمدؐ کے افشا کرنے سے ممانعت 71
۳۹-شیعوں سے امامؑ کی توقعات 72
۴۰-اوصافِ شیعہ 74
۴۱-مومن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے 76
۴۲-مومن کی سخت مزاجی کی وجہ 77
۴۳-مومن کون، مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟ 81
۴۴-علامتِ مومن 82
۴۵-مومن کے لیے ناپسندیدہ بات 82
۴۶-برص سے حفاظت 83
۴۷-ہو رزم گاہ حق و باطل تو فولاد ہے مومن 83
۴۸-مومن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے 84
۴۹-موسم سرما اور مومن 84
۵۰-مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا 85
۵۱-مومن محروم نہیں ہوتا 86
۵۲-ایمان کی تین علامتیں 86
۵۳-مومن کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے 87
۵۴-صفاتِ مومن 88

۵۵-مومن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا 90
۵۶-اللہ ہر چیز کے دل میں مومن کا رعب پیدا کر دیتا ہے 91
۵۷-اہل آسمان نورِ مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں 92
۵۸-مومن کے لیے خدائی امداد 93
۵۹-حسد، بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں 93
۶۰-مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے 94
۶۱-خدا کی سنت، نبی کی سنت اور ولی کی سنت 95
۶۲-فرشتے اعمال لکھتے ہیں 96
۶۳-مومن کے شب و روز 98
۶۴-بہتر لوگ 108
۶۵-دوستی و دشمنی خدا کے لیے 109
۶۶-اہل دین کی علامات 111
۶۷-مکارمِ اخلاق 113
۶۸-عقیدۂ مومن 114
۶۹-چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں 118
۷۰-معراج کا منکر رسولِ خدا کا منکر ہے 119
۷۱-اجزائے ایمان 120

○○○

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

کچھ اپنی زبان میں

زیرِ نظر کتاب دنیائے شیعیت کے عظیم الشان محدث حضرت محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی کی تالیف لطیف ہے اور ہم نے اس رسالہ کے ترجمہ کے لیے جناب امیر توحیدی کے نسخہ پر انحصار کیا ہے۔ کیونکہ جناب توحیدی نے اس رسالہ کا مختلف متنوں سے تقابل کر کے بڑی محنت سے اسے مرتب کیا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے شیعانِ علی علیہ السلام کے اوصاف کے متعلق ہادیانِ دین سے مروی صحیح اور مستند احادیث نقل کی ہیں۔

دورِ حاضر میں جہاں چاروں طرف سے تشیع کے خلاف محاذ کھلے ہوئے ہیں اور شیعانِ حیدر کرار کو مختلف حیلوں بہانوں سے احساسِ کمتری میں مبتلا کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں اور انھیں ہر مقام پر "غلو" بنانے کی تیاریاں پورے عروج پر ہیں۔ ان حالات میں ضرورت تھی کہ شیعانِ حیدر کرار کو ان کا مقام و منصب بتایا جائے تا کہ وہ مخالفین کی تبلیغات سے احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔

اصل رسالہ شروع کرنے سے قبل مؤلف رسالہ ہذا کا مختصر تعارف پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا چند سطور نذرِ قارئین کی جاتی ہیں۔

حضرت شیخ صدوق نے 306 یا ایک روایت کے مطابق 307 ہجری میں قم المقدسہ کے ایک دین دار اور علمی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ان کے والد علی

بن حسین بن بابویہ قمی اپنے زمانہ کے عظیم القدر فقیہ تھے۔ اور وہ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی عظمت و جلالت کے ثبوت میں صرف یہی بات کافی ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے ایک خط میں انھیں "شیخی، معتمدی اور فقیہی" کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

امام حسن عسکری علیہ السلام کا مکتوب گرامی جو علی بن بابویہ کے نام پر لکھا گیا وہ ہر محبِ اہل بیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اسی لیے ہم اس خط کو یہاں نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالْجَنَّةُ لِلْمُوَحِّدِينَ وَالنَّارُ لِلْمُلْحِدِينَ وَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِينَ۔

اَمَّا بَعْدُ اُوصِيكَ يَا شَيْخِي وَمُعْتَمَدِي وَفَقِيهِي اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِّيَّ - وَفَّقَكَ اللّٰهُ لِمَرْضَاتِهِ وَجَعَلَ مِنْ صُلْبِكَ اَوْلَادًا صَالِحِينَ بِرَحْمَتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيتَاءِ الزَّكٰوةِ فَاِنَّهُ لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوةُ مِنْ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

أُوصِيكَ بِمَغْفِرَةِ الذَّنْبِ وَكَظْمِ الْغَيْظِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَمُوَاسَاةِ الْإِخْوَانِ وَالسَّعْيِ فِي حَوَائِجِهِمْ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْحِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ وَالتَّثَبُّتِ فِي الْأَمْرِ وَالتَّعَاهُدِ لِلْقُرْآنِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ "لَاخَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مِنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ" وَاجْتِنَابِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا وَعَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَإِنَّ النَّبِيَّ أَوْصَى عَلِيًّا فَقَالَ يَاعَلِيُّ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ عَلَيْكَ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا ، فَاعْمَلْ بِوَصِيَّتِي وَأْمُرْ شِيعَتِي حَتّٰى يَعْمَلُوا عَلَيْهِ - وَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَانْتِظَارِ الْفَرَجِ فَإِنَّ النَّبِيَّ قَالَ: أَفْضَلُ أَعْمَالِ أُمَّتِي انْتِظَارُ الْفَرَجِ ، وَلَاتَزَالُ شِيعَتُنَا فِي حُزْنٍ حَتّٰى يَظْهَرَ وَلَدِي الَّذِي بَشَّرَ بِهِ النَّبِيُّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا - فَاصْبِرْ يَاشَيْخِي يَاأَبَا الْحَسَنِ عَلِيُّ وَأْمُرْ جَمِيعَ شِيعَتِي بِالصَّبْرِ "فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" - وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى جَمِيعِ شِيعَتِنَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ [1]

امام حسن عسکری علیہ السلام نے خط کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی اکرمؐ پر درود وسلام کے بعد لکھا:

اے میرے فقیہ اور اے میرے باوثوق علی بن حسین بن بابویہ قمی! اللہ تعالیٰ آپ کو ایسے اعمال کی توفیق عطا کرے جو اس کی رضا کا سبب ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنی شان رحمت کے ذریعہ تیری صلب میں نیک اولاد قرار دے۔

میں آپ کو نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ زکوٰۃ روک لینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

میں آپ کو لوگوں کی غلطیاں معاف کرنے اور غصہ پر قابو رکھنے اور ایمانی بھائیوں کی ہمدردی اور ان کی ضروریات کے لیے تنگدستی اور فراوانی کی حالت میں کوشش کرنے' بردباری اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے اور اپنے کاموں

---

[1] (معادن الحکمۃ فی مکاتیب الائمۃ تالیف علم الہدیٰ محمد بن الحسن بن مرتضیٰ کاشانی' جلد 2' ص 265' چاپ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم' لؤلؤۃ البحرین' ص 384۔ روضات الجنات' جلد 4' ص 273۔ بحار الانوار' جلد 50' ص 317-318' مستدرک الوسائل' جلد 3' ص 527۔ مجالس المومنین قاضی نور اللہ شوستری' جلد 1' ص 453۔ فوائد الرضویہ' ص 218۔ قاموس الرجال' جلد 6' ص 474)

میں ثابت قدم رہنے اور قرآن کے ساتھ وفادار رہنے کی نصیحت کرتا ہوں اور میں آپ کو حسنِ اخلاق اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ان لوگوں کی اکثر راز کی باتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے اس کے جو صدقہ' کارِ خیر یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے''۔

میں تمہیں تمام بے حیائیوں سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ نمازِ شب ترک نہ کرنا' کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''نمازِ شب کی پابندی کرنا' نمازِ شب کی پابندی کرنا' نمازِ شب کی پابندی کرنا۔ جو شخص بھی نمازِ شب سے بے اعتنائی برتے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

اے علی بن الحسین! تم میری سفارشات پر خود بھی عمل کرو اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ بھی میری ان سفارشات پر عمل کریں۔ میں تجھے صبر' استقامت اور کشائش کے انتظار کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا:

''میری اُمت کا افضل ترین عمل کشائش کا انتظار کرنا ہے' اور میرے فرزند کے ظہور تک ہمارے شیعہ ہمیشہ غم واندوہ

میں مبتلا رہیں گے اور میرے فرزند کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا''۔

اے علی بن بابویہ! میں تجھے دوبارہ صبر واستقامت کی نصیحت کرتا ہوں اور میرے شیعوں کو بھی حکم دو کہ وہ صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑیں۔

''بے شک زمین خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے''۔

اور آپ پر اور ہمارے تمام شیعوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو اور محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پاک پر درود و سلام ہو۔

امامِ زمانہؑ کی دعا

علی بن حسین بن بابویہ پچاس برس کی عمر کو پہنچ گئے لیکن ان کے ہاں کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت ولی عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے حضور اولادِ نرینہ کی دعا کے لیے درخواست تحریر کی اور ابو جعفر بن علی الاسود نے وہ درخواست امام زمانہ کے تیسرے نامزد کردہ نائب حسین بن روح کی خدمت میں پیش کی۔

امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے ایک توقیع مبارک ظاہر ہوئی جس میں لکھا تھا:

اَنَّہٗ سَیُوْلَدُ لَہٗ وَلَدٌ مُبَارَکٌ یَنْفَعُ اللّٰہُ بِہٖ وَبَعْدَہٗ اَوْلَادٌ

''اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے ایک بابرکت بیٹا عطا کرے گا جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور اس کے بعد اور بچے بھی پیدا ہوں گے''۔

چنانچہ امام زمانہؑ کی دعا کا ثمر شیخ صدوق کی شکل میں برآمد ہوا' اور شیخ نے اپنی ایک کتاب ''کمال الدین'' میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے اور بعد میں ان الفاظ کا اضافہ فرمایا:

''ابو جعفر بن علی الاسود جب مجھے علوم اہل بیت کی جستجو میں سرگرداں دیکھتے تو وہ کہا کرتے تھے: مجھے تیرے اشتیاق علم کو دیکھ کر قطعاً حیرت نہیں ہوتی کیونکہ تو امام زمانہؑ کی دعا سے پیدا ہوا ہے''۔

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صدوق کی پیدائش کو امام زمانہؑ کے معجزات میں سے شمار کیا ہے۔ (بحارالانوار' جلد 51' ص335-336)

علماء کی نظر میں شیخ صدوق کا مقام

اسلام کے تمام بزرگ علماء وفقہاء نے شیخ صدوق کی تعریف اور ان کی عدالت کی توثیق اور ان کے علمی مقام کی تصدیق کی ہے جن میں ہم چند ایک علماء کی آراء یہاں نقل کرتے ہیں۔

۱- شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ شیخ صدوق کے متعلق لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بنُ عَلِيِّ بنِ بَابَوَیْہِ القُمِّی جَلِیْلُ القَدرِ یُکَنّٰی اَبَا جَعفَر کَانَ جَلِیلًا حَافِظاً لِلاَحَادِیثِ

بَصِیرًا بِالرِّجَالِ نَاقِدًا لِلاَخبَارِ لَم یُرَ فِی القُمِّیِینَ مِثلُہٗ فِی حِفظِہٖ وَکَثرَۃِ عِلمِہٖ لَہٗ نَحوٌ مِن ثَلَاثِ مِائَۃِ مُصَنَّفٍ

''شیخ صدوق جلیل القدر دانش مند اور حافظ حدیث تھے۔ رجال سے کامل آگاہی رکھتے تھے۔ سلسلہ احادیث کو خوب پہچانتے تھے۔ اہل قم میں حفظ حدیث اور کثرت معلومات میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔ انہوں نے تین سو کے قریب کتابیں تالیف کیں''۔

۲- علم رجال کے ماہر نجاشی رقم طراز ہیں:

ابو جعفر (شیخ صدوق) رَے کے ساکن' ہمارے بزرگ' ہمارے فقیہ اور خراسان کے شیعوں کا حسین چہرہ ہیں۔ آپ جوانی کے ایام میں بغداد تشریف لے گئے تھے۔ مذہب شیعہ کے تمام محدثین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۳- سید ابن طاؤوس لکھتے ہیں:

''شیخ صدوق کے علم وعدالت پر تمام لوگوں کا اجماع ہے''۔

۴- علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شیخ صدوق بزرگ ترین علماء میں سے تھے اور آپ ان لوگوں میں سے تھے جو احادیث معصومین کی جستجو اور پیروی کرتے ہیں اور ذاتی آراء اور ذاتی خیالات سے کوسوں دور تھے۔ اسی لیے اکثر علماء ان کے اور ان کے والد کے

کلام کو حدیث اور روایت اہل بیتؑ کا درجہ دیتے ہیں۔

۵- علامہ سید ہاشم بحرانی نے شیخ صدوق کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

ہمارے علماء کی ایک جماعت جیسا کہ علامہ نے ''مختلف'' میں اور شہید نے ''شرح الارشاد'' میں اور سید محقق داماد نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق کی روایات مرسلہ بھی صحیح ہیں اور ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ان کی مرسلہ روایات' ابن ابی عمیر کی مرسل روایات کی طرح سے صحیح شمار کی جاتی ہیں۔

۶- سید محمد باقر خوانساری نے روضات الجنات میں لکھا:

شیخ صدوق نامدار شخصیت اور قابل اعتماد ہستی کے مالک تھے اور وہ دین کے ستون اور محدثین کے سردار تھے۔ آپ علم و عدالت' فہم مطالب' فقاہت و جلالت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی تصانیف سے آپ کی مذکورہ صفات کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔

۷- علامہ بحر العلوم طباطبائی لکھتے ہیں:

شیخ صدوق تمام بزرگوں کے بزرگ اور رواۃ شیعہ اور شریعت اسلام کے محکم اور مضبوط ستون تھے۔ آپ اپنی روایات میں صادق و صدوق ہیں اور آپ امام صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کی دعاؤں سے پیدا ہوئے تھے اور امام زمانہؑ نے ان کے متعلق اپنی توقیع مبارک میں ان کے فقیہہ اور پُر برکت ہونے کی پیشین گوئی کی تھی اور امام زمانہؑ کی پیشین گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے خاص و عام کو ان کی برکات سے مستفید کیا ہے اور صدیاں گزر گئیں لیکن ان کی تالیفات آج بھی باقی ہیں اور ان کی کتابوں سے لوگ دینی فوائد حاصل کر رہے ہیں۔

شیخ صدوق کی مشہور تالیفات

شیخ صدوق نے مختلف اسلامی علوم میں بہت زیادہ کتابیں تالیف فرمائیں جن میں اسلام کے حقائق و معارف کو ہادیان دین کی زبانی آشکار فرمایا اور انہوں نے اس راہ میں بے حد تکالیف و زحمات برداشت کیں۔ تاریخ شیعہ میں انہیں علوم اہل بیتؑ کے ایک احیاگر کا لقب حاصل ہے۔

شیخ طوسی نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق نے تین سو کے لگ بھگ کتابیں تالیف کی تھیں' جب کہ نجاشی نے ان کی دو سو کتابوں کے نام تحریر کیے ہیں۔ تمام کتابوں کی تفصیل پیش کرنا ہمارے موضوع سے باہر ہے' لہٰذا ہم یہاں ان کی چند مشہور کتابوں کا نام بطور تبرک لکھ رہے ہیں۔

۱- من لا یحضرہ الفقیہ: یہ کتاب مذہب شیعہ کی کتب اربعہ میں شامل ہے۔

۲- مدینۃ العلم: شیخ طوسی کے فرمان کے مطابق یہ کتاب ''من لا یحضرہ الفقیہ'' سے بڑی ہے۔ لیکن ناقدریٔ زمانہ کے باعث اس وقت یہ کتاب مفقود ہو چکی ہے۔

آپ کی دیگر مشہور کتابوں میں عیون اخبار الرضا' کتاب التوحید' الخصال الامالی' معانی الاخبار' علل الشرائع اور کمال الدین وتمام النعمۃ کو نمایاں مقام حاصل ہے۔

شیخ صدوق کی وفات

آپ نے ستر سے کچھ زیادہ برس کی زندگی پائی تھی اور آپ نے درخشاں زندگی بسر کرنے کے بعد 381 ہجری میں دنیا سے رحلت فرمائی اور شہر رے میں دفن ہوئے۔ آپ کا مزار تہران میں شاہ عبدالعظیم حسنی کے روضہ مبارک کے شمال میں ایک قبرستان میں واقع ہے' جہاں آپ کا خوبصورت روضہ بنا ہوا ہے اور وہاں زیارت کے لیے آنے والے مومنین کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

علامہ خوانساری المتوفی 1313ھ نے روضات الجنات میں آپ کی قبر کے متعلق لکھا ہے:

1238ھ میں شیخ صدوق کی ایک کرامت ظاہر ہوئی۔ فتح علی شاہ قاچار کے دور سلطنت میں بارشوں کی وجہ سے آپ کی قبر میں شگاف پڑ گیا اور آپ کی قبر بیٹھ گئی۔ لوگوں نے قبر کی تعمیر نو کے لیے اطراف قبر کو کھودا اور جب وہ قبر کے گڑھے کے قریب گئے تو انہوں نے دیکھا کہ مرحوم کی میت صحیح وسالم حالت میں موجود ہے اور ان کی انگلی پر خضاب کے نشان تھے البتہ ان کا کفن کافی بوسیدہ ہو چکا تھا۔

چند گھنٹوں میں یہ خبر پورے تہران میں پھیل گئی اور سلطان وقت نے بھی یہ خبر سنی۔ چنانچہ وہ اعیان سلطنت کو ساتھ لے کر شیخ کی زیارت کے لیے آئے اور انہوں نے شیخ کے جسد خاکی کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ پھر انہوں نے فرمان جاری کیا کہ حکومتی اخراجات سے شیخ کی قبر بنائی جائے اور

اس پر خوبصورت روضہ تعمیر کرایا جائے۔ چنانچہ اس وقت شیخ صدوق کا جو روضہ ہمیں نظر آتا ہے یہ فتح علی شاہ قاچار کا تعمیر کردہ ہے۔

علامہ خوانساری روضات الجنات میں لکھتے ہیں کہ جب اس کرامت کا ظہور ہوا تو اس وقت میری عمر بارہ برس کی تھی۔

صاحب تنقیح المقال نے بھی اس واقعہ کو نقل کیا اور فرمایا کہ اس کرامت کا مشاہدہ کرنے والوں میں سید ابراہیم لواسانی بھی شامل تھے اور ایک باوثوق شخص نے مجھ سے ان کے حوالہ سے بیان کیا کہ ہم نے شیخ صدوق کے جسد خاکی کی زیارت کی تھی جو کہ بالکل تروتازہ حالت میں تھے۔

اللہ تعالٰی کی ان پر رحمت ہو اور انہیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہؑ ہدیٰ کے ساتھ محشور فرمائے۔

زیر نظر کتاب بھی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی کتب میں سے ایک ہے کہ جو ظاہری طور پر حجم کے اعتبار سے مختصر ہے' لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے نہایت اہمیت و افادیت کی حامل ہے۔ آپ نے اس کتاب کا عنوان ''اوصاف الشیعہ'' رکھا' اور اس عنوان پر حضور علیہ السلام اور آئمہ علیہم السلام کی احادیث واقوال کو جمع کیا۔ آپ کی یہ نہایت ہی عمدہ کاوش ہے۔

میں نے ہر حدیث کے اول میں عنوان قائم کیا ہے تاکہ قاری کو حدیث کے مطالعہ سے پہلے آگاہی ہو جائے کہ حدیث شریف کا عنوان کیا ہے اور پھر ہم نے علامۃ الناس کی سہولت کے لیے اعراب لگائے کہ اگر کوئی حدیث کو حفظ کرنا

(روضات الجنات' جلد 6' ص 140۔ ریحانہ الادب' جلد 3 ص 437۔ قاموس رجال جلد 8' ص 286' بحوالہ تنقیح المقال' جلد 3' ص 155)

چاہے تو اس کے لیے کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ اس کتاب میں ہمارے شریک کے مستحق برادر بزرگوار مولانا محمد حسن جعفری صاحب ٹھہرے کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہماری کمک کی۔ پروردگار عالم بحق محمدؐ و آل محمدؑ ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے۔

دعا ہے کہ رب کریم ہماری اس حقیری کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے' اور ہمارے اوپر اپنا لطف خاص قائم رکھے کہ ہم مذہب حقہ کی خدمت کرنے میں مشغول رہیں اور ہمیں دشمنان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

آمین ثم آمین

طالب دعا'

ریاض حسین جعفری

سربراہ ادارہ منہاج الصالحین' لاہور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَوَاتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوْسَى بْنِ بَابَوَيْهِ نَعِيْمُهُ مُؤَلِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ (رحمة الله عليه)

۱- علاماتِ شیعہ

(اَلْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيْدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ بَصِيْرٍ قَالَ

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)،

شِيْعَتُنَا أَهْلُ الْوَرَعِ وَالْاِجْتِهَادِ وَأَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْأَمَانَةِ وَأَهْلُ الزُّهْدِ وَالْعِبَادَةِ أَصْحَابُ إِحْدٰى وَخَمْسِيْنَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، الْقَائِمُوْنَ بِاللَّيْلِ، الصَّائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ، يُزَكُّوْنَ أَمْوَالَهُمْ وَيَحُجُّوْنَ الْبَيْتَ وَيَجْتَنِبُوْنَ كُلَّ مُحَرَّمٍ۔

ابوبصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ نے ارشاد فرمایا

ہمارے شیعہ پرہیزگار، کارِ خیر میں ہر وقت کوشاں رہنے والے، وفادار، امانت دار، زہد و تقویٰ اور عبادت الٰہی بجا لانے والے، شب و روز اکاون رکعت نماز ادا کرنے والے، راتیں عبادت الٰہی میں گزارنے والے اور دنوں کو روزہ رکھنے والے، اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرنے والے، خانہ خدا کا حج بجا لانے والے اور ہر حرام کام سے دوری اختیار کرنے والے ہیں۔

۲-وہ ہمارے شیعہ نہیں

(اَلْحَدِيْثُ الثَّانِى)

حَدَّثَنَا أَبِى رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ

أَبِى الْحَسَنِ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

شِيْعَتُنَا الْمُسَلِّمُوْنَ لِأَمْرِنَا، اَلْآخِذُوْنَ بِقَوْلِنَا، اَلْمُخَالِفُوْنَ لِأَعْدَائِنَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حسین بن خالد آٹھویں امام حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا

ہمارے شیعہ ہمارے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں اور ہمارے احکام کو بجا لاتے ہیں، ہمارے دشمنوں کے مخالف ہیں، پس جو ان صفات بالکمال کا مالک نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۳-اہمیت تقیہ

(اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ)

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوْرٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عُمَيْرٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ

لَا دِيْنَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ وَلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهُ۔

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ صادق آل محمدؐ نے فرمایا

جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں اور جو شخص پرہیزگاری نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں ہے۔

۴-دشمنانِ آلِ محمدؐ سے ناطہ مت جوڑو

(اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيْلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوْفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ مِنْ شِيْعَتِنَا وَهُوَ مُتَمَسِّكٌ بِعُرْوَةِ غَيْرِنَا۔

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ امام صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

وہ جھوٹا ہے جو گمان کرتا ہے کہ وہ ہمارا شیعہ ہے جب کہ اس نے دوسری کا حصہ ہمارے غیر کا پکڑا ہوا ہے۔ (بحار الانوار ج ۲ ص ۹۸)

۵۔شیعیان کی سفارش قبول ہوگی

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَنْ اَبِیْ اَبِیْ نَجْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا الْحَسَنِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) یَقُوْلُ

مَنْ عَادٰی شِیْعَتَنَا فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَانَا، لِاَنَّهُمْ مِنَّا، خُلِقُوْا مِنْ طِیْنَتِنَا، مَنْ اَحَبَّهُمْ فَهُوَ مِنَّا وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَلَیْسَ مِنَّا، شِیْعَتُنَا یَنْظُرُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَیَتَقَلَّبُوْنَ فِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ وَیَفُوْزُوْنَ بِكَرَامَةِ اللّٰهِ، مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ شِیْعَتِنَا یَمْرَضُ اِلَّا مَرِضْنَا لِمَرَضِهٖ، وَلَا اغْتَمَّ اِلَّا اغْتَمَمْنَا لِغَمِّهٖ، وَلَا یَفْرَحُ اِلَّا فَرِحْنَا لِفَرَحِهٖ، وَلَا یَغِیْبُ، عَنَّا اَحَدٌ مِنْ شِیْعَتِنَا اَیْنَ كَانَ فِیْ شَرْقِ الْاَرْضِ اَوْ غَرْبِهَا، وَمَنْ تَرَكَ مِنْ شِیْعَتِنَا دَیْنًا فَهُوَ عَلَیْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُمْ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ، شِیْعَتُنَا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیَحُجُّوْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ،

وَیَصُوْمُوْنَ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَیُوَالُوْنَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیَتَبَرَّؤُوْنَ مِنْ اَعْدَائِهِمْ، اُولٰٓئِكَ اَهْلُ الْاِیْمَانِ وَالتُّقٰی وَاَهْلُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوٰی، وَمَنْ رَدَّ عَلَیْهِمْ فَقَدْ رَدَّ عَلَی اللّٰهِ، وَمَنْ طَعَنَ عَلَیْهِمْ فَقَدْ طَعَنَ عَلَی اللّٰهِ، لِاَنَّهُمْ عِبَادُ اللّٰهِ حَقًّا، وَاَوْلِیَاؤُهٗ صِدْقًا، وَاللّٰهِ اِنَّ اَحَدَهُمْ لَیَشْفَعُ فِیْ مِثْلِ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ فَیُشَفِّعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِمْ لِكَرَامَتِهٖ عَلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ابی نجران کے فرزند سے روایت ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا

جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ عداوت کی گویا کہ اس نے ہم آل محمدؐ سے دشمنی مول لی، اور جس کسی نے ہمارے شیعوں کے ساتھ محبت کی گویا کہ اس نے ہم سے محبت کی، کیونکہ وہ ہم سے ہیں اور ہماری طینت سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس کسی نے ان سے محبت کی وہ ہم میں سے ہے۔ جس نے ان سے بغض و عداوت کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارے شیعہ نور الٰہی کی تجلی کو دیکھتے ہیں اور رحمت خدا میں غوطہ لگاتے ہیں اور کرامت الٰہی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ ہمارا کوئی بھی شیعہ بیمار نہیں ہوتا بلکہ ان کی بیماری سے ہم متاثر ہوتے ہیں اور وہ مغموم و محزون نہیں ہوتا بلکہ اس کے اس حزن و ملال سے ہمیں پریشانی لاحق ہوتی ہے، اور اس کی شادمانی سے ہمیں مسرت لاحق ہوتی ہے، کوئی بھی ہمارا شیعہ ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہے چاہے وہ مشرق میں رہتا ہو یا مغرب میں، اور اگر کوئی مرتے وقت مقروض مرے تو اس

کا قرضہ ادا کرنا ہمارے ذمے ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی وراثت چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثان کے لیے ہے' ہمارے شیعہ وہ ہیں کہ جو نماز قائم کرتے ہیں' زکوٰۃ ادا کرتے ہیں' حج بیت اللہ بجالاتے ہیں' ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں' اہل بیت رسولؐ سے مودت رکھتے ہیں' اور ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔

ایسے لوگ ہی اہل ایمان اور تقویٰ ہیں' اہل ورع اور پرہیزگار ہیں' جس کسی نے ان کو رد کیا گویا کہ اس نے خداوند متعال کو رد کیا' جس کسی نے ان پر طعن وتشنیع کی گویا کہ اس نے خدا پر طعن کی' کیونکہ یہ خدا کے حقیقی بندے اور سچے اولیاء ہیں۔ خدا کی قسم! ان میں سے ہر کوئی قبیلہ ربیعہ اور مضر (عرب میں دونوں قبیلے بڑی تعداد میں تھے) کے برابر شفاعت کی سفارش کا حق رکھتے ہیں۔ خداوند متعال ان کی سفارش ان کے بارے میں قبول فرمائے گا' کیونکہ ان کا خدا کے نزدیک ایک بلند مقام ہے۔

٦- اخلاص کا نتیجہ

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ)

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ
مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاِخْلَاصُهُ اَنْ

یَحْجُزَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ عَمَّا حَرَّمَ اللهُ۔

محمد بن حمران صادق آل محمدؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا

جس کسی نے کلمہ لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت بریں میں داخل ہوگا اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ ہر اس چیز سے روکے جو خدا نے اس پر حرام کی ہے۔

٧- جنت کی چابی

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ)

حَدَّثَنَا اَبِیْ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْکُوْفِیِّ وَ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ هَاشِمٍ کُلِّهِمْ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ سَیْفٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُهَاجِرِیْنَ الْحَسَنِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

عَنِ النَّبِیِّ (صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) قَالَ
مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَاِخْلَاصُهُ
اَنْ یَحْجُزَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ عَمَّا حَرَّمَ اللهُ۔

زید بن ارقم رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا

جس شخص نے لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہا وہ بہشت میں داخل

ہوگیا۔ اور اس کا اخلاص یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ اس کو ہر اس چیز سے روک دے جس کو خداوند متعال نے اس کے لیے حرام قرار دیا ہے۔

۸۔ صدائے رسول کوہ صفا پر

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا عَبْدِاللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ) مَكَّةَ قَامَ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ

يَا بَنِيْ هَاشِمٍ! يَا بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ! اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ وَاِنِّيْ شَفِيْقٌ عَلَيْكُمْ لَا تَقُوْلُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا مِنَّا فَوَاللهِ مَا اَوْلِيَائِيْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِكُمْ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ،

اَلَا فَلَا اَعْرِفُكُمْ تَاْتُوْنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْمِلُوْنَ الدُّنْيَا عَلٰى رِقَابِكُمْ وَيَاْتِي النَّاسُ يَحْمِلُوْنَ الْاٰخِرَةَ،

اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ اَعْذَرْتُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَفِيْمَا بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَكُمْ، وَاِنَّ لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ۔

ابوعبیدہ حذاء نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جب رسولِ خدا نے مکہ فتح کیا تو آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے فرزندانِ ہاشم! اے فرزندانِ عبدالمطلب!

مجھے خداوند متعال نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے' میں تمہارا دلسوز ہوں اور مجھے تم سے محبت ہے' تم یہ مت کہو کہ محمد ہم سے ہے۔ خدا کی قسم تمہارے اور تمہارے علاوہ میرے وہی دوست ہیں کہ جو متقی و پرہیزگار ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ' میں تمہیں روزِ محشر نہیں پہچانوں گا کیونکہ تم نے دنیا کی محبت کو دوش پر سوار کیا ہوگا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے کہ جنہوں نے اعمال صالح کو اٹھایا ہوگا۔

یاد رکھو! میں نے تمہارے اور اپنے درمیان خدا اور تمہارے درمیان کسی قسم کا عذر و بہانہ باقی نہیں چھوڑا' بے شک میں اپنے اعمال کے حساب کا پابند ہوں اور تم اپنے اعمال کے پابند ہو۔

۹۔ بدطینت لوگوں سے دوستی مت رکھو

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ اِبْرٰهِيْمَ ابْنِ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ۔

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

جَدِّهِ(عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) قَالَ

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)

مُجَالَسَةُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْيَارِ، وَ مُجَالَسَةُ الْاَخْيَارِ تُلْحِقُ الْاَشْرَارَ بِالْاَخْيَارِ، وَمُجَالَسَةُ الْفُجَّارِ لِلْاَبْرَارِ تُلْحِقُ الْفُجَّارَ بِالْاَبْرَارِ فَمَنِ اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ اَمْرُهُ وَلَمْ تَعْرِفُوْا دِيْنَهُ فَانْظُرُوْا اِلٰى خُلَطَائِهِ فَاِنْ كَانُوْا اَهْلَ دِيْنِ اللّٰهِ فَهُوَ عَلٰى دِيْنِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانُوْا عَلٰى غَيْرِ دِيْنِ اللّٰهِ فَلَا حَظَّ لَهُ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَانَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَاخِيَنَّ كَافِرًا، وَلَا يُخَالِطَنَّ فَاجِرًا، وَمَنْ آخٰى كَافِرًا اَوْ خَالَطَ فَاجِرًا كَانَ كَافِرًا فَاجِرًا۔

محمد بن قیس نے پانچویں امام ولایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے اور انہوں نے اپنے جد امجد امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اشرار افراد کے ساتھ ہمنشینی اختیار کرنا یہ افراد صالح کے بارے میں بھی سوء ظن کا موجب بنتی ہے اور صالح فرد کے ساتھ آمد و رفت رکھنا یہ افراد بد طینت کو بھی صالح محسوب کرنے کا سبب بنتی ہے اور فاسق و فاجر افراد کا نیک و صالح افراد کے ساتھ مجلس اختیار کرنا یہ ایسے افراد کو اچھا شمار کرتی ہے پس تم

میں سے اگر کسی کا معاملہ مشتبہ ہو جائے اور وہ اپنے دین کو نہ پہچان سکے تو اسے اپنے ساتھیوں کو دیکھ چاہیے پس اگر وہ دین خدا والے ہیں تو وہ بھی دین خدا پر باقی ہے۔ اگر وہ اللہ کے دین کے علاوہ کسی دین پر قائم ہیں تو پس اس کا اللہ کے دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس کسی کا اللہ کی توحید اور قیامت پر دل کی گہرائیوں سے ایمان ہے تو یہ شخص قطعی طور پر کسی کافر سے دوستی نہیں رکھے گا اور کسی فاسق و فاجر شخص سے ہمنشینی اختیار نہیں کرے گا اور اگر کوئی شخص کسی کافر سے دوستی رکھے گا یا اس سے ہمنشینی اختیار کرے گا تو یہ شخص بھی کافر و فاجر محسوب ہوگا۔

۱۰- امام رضاؑ کی اہل بیتؑ کے دشمن سے بے زاری

(اَلْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

مَنْ وَاصَلَ لَنَا قَاطِعًا اَوْ قَطَعَ لَنَا وَاصِلًا اَوْ مَدَحَ لَنَا عَائِبًا اَوْ اَكْرَمَ لَنَا مُخَالِفًا فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُ۔

ابن فضال نے آٹھویں امام حضرت رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا

ابن فضال کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا

اگر کوئی شخص ایسے شخص سے دوستی اختیار کرے جو ہم سے قطع تعلق ہو چکا ہے یا ایسے شخص سے قطع تعلق ہو جو ہماری مودت کے جام ولایت پیتا ہو یا کوئی ایسے شخص کی مدح سرائی کرے جو ہمارے عیوب نکالتا ہو یا ایسے شخص کو عزت دار سمجھے جو ہمارا دشمن ہو--- ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے یا ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

١١- نارِ جہنم سے بچو

(اَلْحَدِيْثُ الْحَادِيْ عَشَرَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ، قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ، عَنْ اَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ

عَنِ الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ

مَنْ وَالَى اَعْدَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَى اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَى اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ عَادَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُدْخِلَهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

ابن فضال روایت کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے دشمنانِ خدا سے دوستی کی، گویا کہ اس نے دوستانِ خدا

سے دشمنی کی۔ جس شخص نے دوستانِ خدا سے دشمنی کی تو اس نے خدا تبارک و تعالیٰ سے دشمنی کی تو اللہ تعالیٰ کے لیے لازم ہے کہ ایسے شخص کو نارِ جہنم میں داخل کرے۔

١٢- شیعہ ریاکار نہیں ہوتا

(اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ عَشَرَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ [illegible] عَبْدِ اللّٰهِ [illegible] عَنْ

اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

وَاللّٰهِ مَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اِلَّا مَنْ عَفَّ بَطْنَهُ وَفَرْجَهُ وَعَمِلَ لِخَالِقِهِ وَرَجَا ثَوَابَهُ وَخَافَ عِقَابَهُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم ہمارا شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچا کر رکھے اور اپنے اعمال کو خالق کی خوشنودی اور رضایت کے لیے انجام دے اور اس کے ثواب کا امیدوار ہو اور اس کے عتاب سے خوف زدہ ہو۔

١٣- پھر وہ ہمارے شیعہ کیسے ہوئے؟

(اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثَ عَشَرَ)

اَبِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ [illegible] عَنْ

محمد بن عجلان قال

كُنتُ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللهِ (عليه السلام) فَدَخَلَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ

كَيْفَ مَنْ خَلَّفْتَ مِنْ إِخْوَانِكَ فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ وَزَكَّى وَأَطْرَى،

فَقَالَ لَهُ

كَيْفَ عِيَادَةُ أَغْنِيَائِهِمْ عَلَى فُقَرَائِهِمْ؟

قَالَ قَلِيلَةٌ،

قَالَ كَيْفَ مُوَاصَلَةُ أَغْنِيَائِهِمْ لِفُقَرَائِهِمْ فِي ذَاتِ أَيْدِيهِمْ؟

فَقَالَ إِنَّكَ لَتَذْكُرُ أَخْلَاقاً مَا هِيَ فِيمَنْ عِنْدَنَا قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، فَكَيْفَ يَزْعُمُ هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ لَنَا شِيعَةٌ۔

محمد بن عجلان نے بیان کیا میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ اچانک ایک شخص آیا اور اس نے سلام کیا۔ امام نے اس سے پوچھا کہ تم نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا؟

اس شخص نے اپنے برادران ایمانی کی بہت تعریف کی اور ان کی پاکیزگی کی تعریف کی۔ اس نے ان کے تزکیہ نفس اور عبادت گذاری کے بارے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا ثروت مند لوگ ان فقراء اور تہی دست لوگوں کی عیادت کیلئے کس مقدار میں جاتے ہیں اور ان کے احوال سے

کس طرح باخبر رہتے ہیں؟

اس نے کہا بہت تھوڑے غریبوں، فقیروں اور بے سہارا لوگوں کی تیمارداری کے لیے جاتے ہیں۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا

ثروت مند لوگ غریبوں، فقیروں اور مسکینوں کے ساتھ کس حد تک مالی ارتباط رکھتے ہیں؟ یعنی کیا امراء غریبوں کی مالی مدد کرتے ہیں؟

اس شخص نے عرض کیا آپ نے اخلاق و صفات کے بارے میں پوچھا ہے جبکہ ہمارے لوگوں کے درمیان یہ صفات حسنہ بالکل نایاب ہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا

ایسے لوگ کس طرح گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمارے شیعہ ہیں؟

۱۴-مومن اور منافق کی پہچان مشکل ہو جاتی ہے

(اَلْحَدِيثُ الرَّابِعَ عَشَرَ)

حدثنا محمد بن موسى بن المتوكل ... عن الحسن بن علي بن فضال قال سمعت

الرِّضَا (عَلَيْهِ السَّلَام) يَقُولُ

إِنَّ مِمَّنْ يَتَّخِذُ مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَمَنْ هُوَ أَشَدُّ فِتْنَةً عَلَى شِيعَتِنَا مِنَ الدَّجَّالِ، فَقُلْتُ

يا ابن رسول الله بماذا؟

قال بموالاة أعدائنا ومعاداة أوليائنا، إنه إذا كان كذلك اختلط الحق بالباطل واشتبه الأمر، فلم يعرف مؤمن من منافق.

حسن خزاز کا بیان ہے کہ میں نے انھیں اپنی روایت حضرت امام رضا علیہ السلام سے سن کر آپؑ نے فرمایا

ہماری محبت کے بعض دعویدار ہمارے شیعوں کے لیے دجال سے بھی زیادہ ضرر رساں ہیں۔

میں (راوی) نے کہا، فرزند رسولؐ! وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا ہمارے دوستوں سے دشمنی کرتے ہیں اور ہمارے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں۔ اور جب ایسا ہونے لگے تو حق باطل کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے اور مومن و منافق کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔

۱۵- کافر سے محبت ممنوع اور بغض واجب ہے

(اَلْحَدِيثُ الْخَامِسَ عَشَرَ)

حدثنا أبي رحمه الله ... عن العلاء بن فضيل عن

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

مَنْ أَحَبَّ كَافِراً فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ، وَمَنْ أَبْغَضَ كَافِراً فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ، ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) صَدِيقُ عَدُوِّ اللهِ.

علاء بن فضیل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

جس نے کافر سے محبت کی تو اس نے خدا سے دشمنی کی اور جس نے کافر سے دشمنی کی تو اس نے اللہ سے محبت کی۔ پھر آپؑ نے فرمایا دشمن خدا سے دوستی رکھنے والا بھی دشمن خدا ہے۔

۱۶- اہلِ شک کی دوستی ممنوع ہے

(اَلْحَدِيثُ السَّادِسَ عَشَرَ)

حدثنا جعفر بن محمد بن مسرور رحمه الله قال حدثني ... من أصحابه عن

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

مَنْ جَالَسَ أَهْلَ الرَّيْبِ فَهُوَ مُرِيبٌ

ایک جماعت شیعہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

جو اہل شک سے نشست و برخاست رکھے وہ خود اہل شک ہے۔

۱۷- ناصبی کون ہے؟

(اَلْحَدِيثُ السَّابِعَ عَشَرَ)

حدثنا محمد بن علي ماجيلويه قال حدثني عمي ... عن معلى بن خنيس قال سمعت

أَبَا عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُولُ

لیس الناصب من نصب لنا اهل البیت لانک لا تجد احدا یقول انا ابغض محمدا و آل محمد، ولکن الناصب من نصب لکم وهو یعلم انکم تتولونا وتتبرؤون من عدونا

وقال (علیہ السلام) من اشبع عدونا فقد قتل ولیا لنا۔

معلی بن خنیس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا آپ فرما رہے تھے

ناصبی (دشمن اہل بیت) وہ نہیں ہے جو ہم اہل بیتؑ سے عداوت رکھے کیونکہ تمہیں دنیا میں ایک فرد بھی ایسا دکھائی نہ دے گا جو علی الاعلان کہے کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں۔

ناصبی وہ ہے جو یہ سمجھ کر تم سے عداوت رکھے کہ تم ہم سے محبت رکھتے ہو اور ہمارے دشمنوں سے بیزار ہو۔ جس نے ہمارے دشمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اسے یوں سمجھنا چاہیے کہ جیسے اس نے ہمارے محب کو قتل کیا ہو۔

۱۸-شیعانِ علیؑ کی پہچان

(الحدیث الثامن عشر)

ابی رحمۃ اللہ قال حدثنا سعد بن عبد اللہ و عبد اللہ بن جعفر الحمیری عن احمد بن محمد بن الحسن عن

ابی عبد اللہ (علیہ السلام) قال:

ان شیعۃ علی (صلوات اللہ علیہ) کانوا خمص البطون، ذبل الشفاہ، اہل رافۃ وعلم و حلم، یعرفون بالرہبانیۃ، فاعینوا علی ما انتم علیہ بالورع و الاجتہاد۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا

شیعیان علیؑ کے (روزوں کی وجہ سے) شکم خالی ہوا کرتے تھے (ذکر الٰہی کی کثرت کی وجہ سے) لب خشک ہوتے تھے۔ شیعیان علیؑ شفقت، علم و حلم رکھنے والے تھے اور دنیا سے بے رغبتی میں مشہور تھے۔ لہٰذا تم ولایت اہل بیتؑ کے عقیدہ کے تحفظ کے لیے پرہیزگاری اور نیک کاموں کے لیے سعی و مشقت کے ذریعے مدد کرو۔

۱۹-علاماتِ شیعہ

(الحدیث التاسع عشر)

حدثنی محمد بن الحسن بن احمد بن الولید رحمۃ اللہ قال حدثنی محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد البرقی عن محمد بن الحسن بن شمون عن عبد اللہ بن عمرو بن ابی المقدام عن ابیہ

عن ابی جعفر (علیہ السلام) انہ قال

یا ابا المقدام، انما شیعۃ علی (صلوات اللہ علیہ) الشاحبون الناحلون الذابلون ذابلۃ شفاہہم من الصیام، خمیصۃ بطونہم، مصفرۃ الوانہم، متغیرۃ وجوہہم، اذا

جباههم للتي اتخذوا الأرض فراشاً و يستقبلونها بجباههم باكية عيونهم، كثيرة دموعهم، صلاتهم كثيرة، ودعاؤهم كثير، تلاوتهم كتاب الله يفرح الناس وهم يحزنون۔

ابو المقدام سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

ابو المقدام! شیعان علی وہ ہیں جن کے چہروں کا رنگ زرد، جسم کمزور و نحیف اور دبلے پن کی وجہ سے ہونٹ خشک ہوں اور شب بیداری کی کثرت کی وجہ سے ان کے پیٹ پشت سے لگے ہوئے ہوں۔ ان کے رنگ زرد ہوں اور ان کے چہرے بدلے ہوئے ہوں۔ جب ان پر رات سایہ فگن ہو تو زمین کو بچھونا بنا لیں اور اپنی پیشانی اس پر جھکا دیں۔ ان کی آنکھیں روتی ہوں آنکھوں سے زیادہ آنسو جاری ہوں ان کی نمازیں زیادہ ہوں ان کی دعا زیادہ ہو۔ قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں جب لوگ خوشیاں منانے میں مصروف ہوں تو وہ خوف خداوندی کی وجہ سے غمگین دکھائی دیں۔

۲۰ - علامات مومنین بزبان امیر المومنین

(الحديث العشرون)

أبي رحمه الله قال حدثني محمد بن الحسن عن علي بن ... عن محمد بن محمد عن ... بن محمد ...

يوماً تبع امير المؤمنين عليه السلام جماعة فالتفت

اليهم فقال من انتم؟

قالوا شيعتك يا امير المؤمنين

قال فما لي لا ارى عليكم سيماء الشيعة؟

قالوا وما سيماء الشيعة؟

قال صفر الوجوه من السهر، خمص البطون من الصيام، ذبل الشفاه من الدعاء، عليهم غبرة الخاشعين۔

ایک دن حضرت امیر المومنین کے پیچھے ایک جماعت چل رہی تھی۔ آپ نے ان کی طرف رخ کر کے فرمایا تم کون ہو؟

انہوں نے کہا امیر المومنین ہم آپ کے شیعہ ہیں۔

آپ نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے مجھے تمہارے اندر شیعوں کی علامات دکھائی نہیں دیتیں؟

انہوں نے کہا شیعوں کی کون سی علامات ہیں؟

آپ نے فرمایا شب بیداری کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں، روزوں کی وجہ سے ان کے پیٹ کمر سے لگے ہوتے ہیں۔ دعا کی وجہ سے ان کے ہونٹ خشک رہتے ہیں اور ان پر خشوع و خضوع کا غبار دکھائی دیتا ہے۔

۲۱ - جعفر صادق کا شیعہ کون ہے؟

(الحديث الحادي والعشرون)

حدثني محمد بن موسى بن المتوكل رحمه الله قال حدثنا علي

بن الخميس عن سعد الاسدي عن المفضل قال

قال أبو عبد الله (عليه السلام)

إنما شيعة جعفر من عفّ بطنه وفرجه واشتدّ جهاده وعمل لخالقه ورجا ثوابه وخاف عقابه فإذا رأيت أولئك فأولئك شيعة جعفر۔

مفضل کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جعفر کا شیعہ صرف وہی ہے جو شکم اور شرمگاہ کی عفت کا خیال رکھتا ہو (یعنی شکم اور شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہو) اور اپنے نفس کے خلاف شدت سے جہاد کرتا ہو اور اپنے خالق کی رضا کے حصول کے لیے اعمال بجا لاتا ہو اور اس کے ثواب کی امید رکھتا ہو اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتا ہو۔ جب تجھے ایسے افراد نظر آئیں تو وہ جعفر کے شیعہ ہوں گے۔

۲۲- کیا تشیع کے لیے صرف محبت کا دعویٰ کافی ہے؟

(الحديث الثاني والعشرون)

أبي رحمه الله قال حدثني علي بن الحسين السعد آبادي عن

جابر الجعفي قال

قال أبو جعفر (عليه السلام)

يا جابر أيكتفي من ينتحل التشيّع أن يقول بحبّنا أهل البيت، فوالله ما شيعتنا إلا من اتقى الله وأطاعه، وما كانوا يُعرفون إلا بالتواضع والتخشّع وأداء الأمانة وكثرة ذكر الله والصوم والصلاة والبرّ بالوالدين والتعهّد للجيران من الفقراء وأهل المسكنة والغارمين والأيتام وصدق الحديث وتلاوة القرآن وكفّ الألسن عن الناس إلا من خير وكانوا أمناء عشائرهم في الأشياء.

قال جابر: يا ابن رسول الله، ما نعرف أحدًا بهذه الصفة،

فقال لي: يا جابر، لا تذهبنّ بك المذاهب حسب الرجل أن يقول أحبّ عليًّا (صلوات الله عليه) وأتولّاه فلو قال إني أحبّ رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) ورسول الله خيرٌ من عليٍّ ثم لا يتّبع سيرته ولا يعمل بسنّته، ما نفعه حبّه إياه شيئًا فاتقوا الله واعملوا لما عند الله، ليس بين الله وبين أحدٍ قرابةٌ أحبّ العباد إلى الله وأكرمهم عليه أتقاهم له وأعملهم بطاعته

يا جابر ما يُتقرّب إلى الله تبارك وتعالى إلا بالطاعة، ما معنا براءةٌ من النار، ولا على الله لأحدٍ منكم حجّة، من كان لله مطيعًا فهو لنا وليٌّ، ومن كان لله عاصيًا فهو لنا عدوٌّ، ولا تُنال ولايتنا إلا بالعمل والورع۔

جعفر جعفی نے کہا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

جابر! کیا شیعہ ہونے کے لیے صرف ہم اہل بیت کی محبت کا دعویٰ ہی کافی ہے؟

خدا کی قسم! ہمارا شیعہ تو صرف وہی ہے جو خوفِ خدا رکھتا ہو اور اس کی اطاعت کرتا ہو۔ شیعہ اپنی تواضع، خشوع، امانت کی ادائیگی، ذکر خدا کی کثرت اور روزہ، نماز، والدین سے بھلائی اور غریب مسکین اور یتیم ہمسایوں کی خبرگیری اور راست گفتاری، تلاوت قرآن اور نیکی کے علاوہ لوگوں سے زبان بند رکھنے جیسی صفات سے پہچانے جاتے تھے اور وہ اپنی قوم کے امین ہوا کرتے تھے۔

جابر نے کہا: فرزند رسولؐ! ان صفات سے آراستہ مجھے تو ایک فرد بھی دکھائی نہیں دیتا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

مختلف آراء و افکار کی وجہ سے راہ حق سے دور نہ ہونا! کیا کسی شخص کا یہ کہنا کسی طور کافی ہو سکتا ہے کہ "میں امیر المومنینؑ سے محبت اور دوستی رکھتا ہوں؟"

بلکہ اگر کوئی یہ کہے کہ "میں رسولؐ خدا سے محبت رکھتا ہوں" اور یہ بھی حقیقت ہے کہ رسولؐ خدا حضرت علیؑ سے افضل ہیں۔ اگر کوئی شخص محبت رسولؐ کا زبانی دعویٰ کرے اور ان کی سیرت اور سنت پر عمل نہ کرے تو اس کا دعوائے محبت اسے کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرتے رہو اور خدا کی اطاعت حاصل کرنے کے لیے عمل کرو کیونکہ خدا سے کسی کی رشتہ داری نہیں ہے۔

تمام بندوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب اور اس کی نظر میں زیادہ عزیز وہ

ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو اور اس کی اطاعت پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے والا ہو۔

جابر! اطاعت الٰہی کے علاوہ خدا کی قربت کا اور کوئی راستہ نہیں ہے اور ہمارے پاس دوزخ سے رہائی پانے کی کوئی دستاویز نہیں ہے اور تم میں سے کسی کے پاس بھی خدا کے سامنے کوئی حجت نہیں ہے۔ لہٰذا جو بھی اللہ کا اطاعت گزار ہے وہ ہمارا دوست ہے اور جو اللہ کا نافرمان ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور عمل اور پرہیزگاری کے علاوہ ہماری ولایت کا حصول ناممکن ہے۔

۲۳۔ شیعوں کا ایک دوسرے سے تعلق

(اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ طَرِيْفِ بْنِ نَاصِحٍ رَفَعَهُ اِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

اِنَّمَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَلْمُتَبَاذِلُوْنَ فِيْ وَلَايَتِنَا، اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ مَوَدَّتِنَا، اَلْمُتَزَاوِرُوْنَ لِاِحْيَاءِ اَمْرِنَا، اِنْ غَضِبُوْا لَمْ يَظْلِمُوْا، وَاِنْ رَضُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا بَرَكَةٌ لِمَنْ جَاوَرُوْا، وَسِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوْا۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے آپؑ نے فرمایا

علیؑ کے شیعہ وہ ہیں جو ہماری راہِ ولایت میں ایک دوسرے پر خرچ

کرتے ہیں اور ہماری مودّت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور ہمارے امر کو زندہ کرنے کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔ غصہ میں آ کر ظلم نہیں کرتے اور خوش ہو کر حد سے تجاوز نہیں کرتے۔ اپنے ہمسایوں کے لیے باعث برکت ہوتے ہیں اور اپنے ملنے والوں کے لیے صلح کے نقیب ہوتے ہیں۔

۲۴-شیعوں کی جسمانی علامات

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

أبي رحمه الله قال حدثني سعد بن عبد الله قال حدثني محمد بن عيسى، عن عمرو بن أبي المقدام عن أبيه قال قال لي

أَبُوْ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَنَّهُ قَالَ

شِيْعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الشَّاحِبُوْنَ النَّاحِلُوْنَ الذَّابِلُوْنَ، ذَابِلَةٌ شِفَاهُهُمْ خَمِيْصَةٌ بُطُوْنُهُمْ، مُتَغَيِّرَةٌ أَلْوَانُهُمْ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا

شیعیانِ علیؑ کے رنگ زرد ہوتے ہیں ان کے جسم کمزور اور نحیف ہوتے ہیں ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں ان کے پیٹ لاغر ہوتے ہیں اوران کے رنگ متغیر ہوتے ہیں۔

۲۵-ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ، قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

جَابِر

يَا جَابِرُ إِنَّمَا شِيْعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَنْ لَا يَعْدُوْ صَوْتُهُ سَمْعَهُ، وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ، لَا يَمْدَحُ لَنَا قَالِيًا، وَلَا يُوَاصِلُ لَنَا مُبْغِضًا، وَلَا يُجَالِسُ لَنَا عَائِبًا،

شِيْعَةُ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) مَنْ لَا يَهِرُّ هَرِيْرَ الْكَلْبِ، وَلَا يَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ، وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَإِنْ مَاتَ جُوْعًا، أُولٰئِكَ الْخَفِيْفَةُ عَيْشَتُهُمْ، الْمُنْتَقِلَةُ دِيَارُهُمْ، إِنْ شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا، وَإِنْ غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَإِنْ مَرِضُوْا لَمْ يُعَادُوْا، وَإِنْ مَاتُوْا لَمْ يُشْهَدُوْا، فِيْ قُبُوْرِهِمْ يَتَزَاوَرُوْنَ۔

قُلْتُ وَأَيْنَ أَطْلُبُ هٰؤُلَاءِ؟

قَالَ فِيْ أَطْرَافِ الْأَرْضِ بَيْنَ الْأَسْوَاقِ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

"أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ"

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا

جابر! علیؑ کا شیعہ وہ ہے جس کی آواز اس کے کانوں سے تجاوز نہ کرے

[illegible]

[illegible] دشمن سے تعلقات قائم [illegible]

[illegible] تم شخص حقیر [illegible]

علی کا شیعہ وہ ہے [illegible]

[illegible] ہمارے شیعہ [illegible] رکھتے ہیں [illegible]

[illegible]

میں (راوی) نے [illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا

انہیں زمین کے [illegible] میں تلاش کرو [illegible] اللہ تعالیٰ نے

[illegible] فرمایا ہے

مومنین کے لیے تواضع کرنے والے اور کافروں کے مقابلہ میں [illegible]

ہوتے ہیں۔

۲۶- حقیقی شیعہ انتہائی قلیل ہیں

(اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حدثنی محمد بن الحسن بن الولید رضی اللہ عنہ، عن المفضل بن قیس عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:

كَمْ شِيْعَتُنَا بِالْكُوْفَةِ؟

قَالَ قُلْتُ خَمْسُوْنَ اَلْفاً،

قَالَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ

اَتَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنُوْا عِشْرِيْنَ؟

ثُمَّ قَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنْ يَكُوْنَ بِالْكُوْفَةِ خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً يَعْرِفُوْنَ اَمْرَنَا الَّذِیْ نَحْنُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْلُوْنَ عَلَيْنَا اِلَّا بِالْحَقِّ۔

مفضل بن قیس نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا

کوفہ میں ہمارے شیعوں کی کیا تعداد ہے؟

میں نے کہا پچاس ہزار۔

آپ مسلسل یہی سوال کرتے رہے اور میں تعداد کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا:

کیا تجھے امید ہے کہ ان کی تعداد بیس ہوگی؟

پھر آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ کوفہ میں پچیس افراد ایسے ہونے چاہئیں جو کہ ہمارے امر ولایت کی معرفت رکھنے والے ہوں اور ہمارے متعلق سچ کے علاوہ اور کچھ نہ کہیں۔

۲۷-عقیدہ تشیع کا جلدی سے اظہار کیوں ہو جاتا ہے؟

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حدثنا محمد بن علی ماجیلویہ رحمہ اللّٰہ عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

قَالَ لَہٗ اَبُوْ جَعْفَرٍ الدَّوَانِیْقِیُّ بِالْحِیْرَۃِ اَیَّامَ اَبِی الْعَبَّاسِ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ مَا بَالُ الرَّجُلِ مِنْ شِیْعَتِکُمْ، یَسْتَخْرِجُ مَا فِیْ جَوْفِہٖ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ حَتّٰی یُعْرَفَ مَذْھَبُہٗ"

فَقَالَ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) ذٰلِکَ بِحَلَاوَۃِ الْاِیْمَانِ فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِنْ حَلَاوَتِہٖ یُبْدُوْنَہٗ تَبْدِیًا۔

محمد بن علی ماجیلویہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ابوالعباس سفاح کے دور حکومت میں ابو جعفر منصور دوانیقی نے حیرہ میں مجھ سے پوچھا تھا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ آپؑ کا شیعہ ایک ہی نشست میں اپنے اندرونی مطالب کو اگل دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے مذہب کا فوراً پتہ چل جاتا ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا: اس کی وجہ ان کے سینوں میں

حلاوت ایمان کی موجودگی ہے۔ ایمان کی شیرینی کی وجہ سے وہ اپنا اندرونی عقیدہ ظاہر کر دیتے ہیں۔

۲۸-فضیلت کا معیار معرفت ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ)

اَبِیْ رحمہ اللّٰہ قال حدثنی احمد بن ادریس قال حدثنی محمد بن احمد عن ابن ابی عمیر

یَرْفَعُہٗ اِلٰی اَحَدِھِمْ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) اَنَّہٗ قَالَ

بَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صَلَاۃً مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ حَجًّا مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صَدَقَۃً مِنْ بَعْضٍ، وَبَعْضُکُمْ اَکْثَرُ صِیَامًا مِنْ بَعْضٍ، وَاَفْضَلُکُمْ اَفْضَلُکُمْ مَعْرِفَۃً۔

امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک امامؑ نے فرمایا

تم میں سے کچھ شیعہ کسی سے زیادہ نماز گزار ہوتے ہیں اور کچھ دوسرے سے زیادہ حج بجا لانے والے ہوتے ہیں اور کچھ کسی سے زیادہ صدقہ دینے والے ہوتے ہیں اور کچھ دوسروں سے زیادہ روزہ دار ہوتے ہیں اور تم میں سے افضل وہ ہے جو معرفت میں افضل ہو۔

۲۹-فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ)

حدثنی محمد بن موسی بن المتوکل رحمه الله قال حدثنی محمد بن یحیی العطار، قال حدثنی المفضل بن زیاد العبدی عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ

هَمُّکُمْ مَعَالِمُ دِیْنِکُمْ، وَهَمُّ عَدُوِّکُمْ بِکُمْ وَاُشْرِبَ قُلُوْبُهُمْ لَکُمْ بُغْضًا، یُحَرِّفُوْنَ مَا یَسْمَعُوْنَ مِنْکُمْ کُلَّهُ، وَ یَجْعَلُوْنَ لَکُمْ اَنْدَادًا، ثُمَّ یَرْمُوْنَکُمْ بِهِ بُهْتَانًا، فَحَسْبُهُمْ بِذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰهِ مَعْصِیَةً۔

مفضل بن زیاد عبدی نے امام جعفر صادق علیہ سلام سے نقل کیا آپ نے فرمایا

تمہاری تگ و دو کا محور اپنے دین کی معلومات کا حصول ہے۔ جب کہ تمہارے دشمن کی زندگی کا ہدف تمہیں اذیت و تکلیف دینا ہے۔ ان کے دل تمہاری دشمنی سے لبریز ہیں۔ وہ تمہاری باتیں سن کر انہیں بدل دیتے ہیں اور وہ تمہارے متعلق لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ تم خدا کے لیے شریکوں کا عقیدہ رکھتے ہو اور پھر وہ تم پر تہمتیں تراشتے ہیں۔ ان کا یہی عمل خدا کی نظر میں خدا کی نافرمانی کے لیے کافی ہے۔

۳۰-شیعوں کی ولادت پاک ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّلَاثُوْنَ)

حدثنی احمد بن محمد بن یحیی العطار، عن محمد بن احمد عن سدیر قال

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ)

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ دُعِیَ الْخَلَائِقُ بِاُمَّهَاتِهِمْ، مَا خَلَانَا وَ شِیْعَتَنَا فَاِنَّهُ لَا سِفَاحَ بَیْنَنَا۔

سدیر کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

جب قیامت کا دن ہوگا تو ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ باقی لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا اور ہم سب سے اس لیے مستثنیٰ ہیں کہ ہمارے نسب میں کوئی خلل نہیں ہے۔

۳۱-خط برداری کو بھی بحال رکھیں

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حدثنی الحسن بن احمد عن ابیه عن محمد بن احمد عن عبدالله بن احمد [illegible] قال

اِسْتَقْبَلَنِیْ اَبُوالْحَسَنِ مُوْسَی بْنُ جَعْفَرٍ(عَلَیْهِ السَّلَامُ) وَقَدْ عَقَدْتُ سَمَکَةً بِیَدِیْ،

فَقَالَ اِقْذِفْهَا، اِنِّیْ لَاَکْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ یَحْمِلَ الشَّیْءَ

الدَّنِیَّ بِنَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

إِنَّكُمْ قَوْمٌ أَعْدَاؤُكُمْ كَثِيرٌ يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ، إِنَّكُمْ قَوْمٌ عَادَاكُمُ الْخَلْقُ فَتَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ۔

عبداللہ بن خالد کنانی کا بیان ہے کہ میں ایک مچھلی کو ہاتھ میں لٹکائے ہوئے جا رہا تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی۔ آپؑ نے فرمایا اسے پھینک دو کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ انسان بے قیمت چیز کو خود اٹھائے ہوئے پھر رہا ہو۔

پھر آپؑ نے فرمایا

اے گروہ شیعہ! تم ایسے لوگ ہو کہ تمہارے دشمن زیادہ ہیں۔ لوگ تم سے دشمنی رکھتے ہیں لہٰذا تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو مزین کر کے ان کے سامنے پیش کرو۔

۳۲-کردارِ شیعہ

(اَلْحَدِيثُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ، قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ

سُئِلَ أَبُو عَبْدِاللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ شِيعَتِهِمْ، فَقَالَ

شِيعَتُنَا مَنْ قَدَّمَ مَا اسْتَحْسَنَ وَأَمْسَكَ مَا اسْتَقْبَحَ وَأَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَارَعَ بِالْأَمْرِ الْجَلِيلِ رَغْبَةً إِلَى رَحْمَةِ

الْجَلِيلِ، فَذَاكَ مِنَّا وَإِلَيْنَا وَمَعَنَا حَيْثُ مَا كُنَّا۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ان کے شیعوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا

ہمارا شیعہ وہ ہے جو نیک کام کو مقدم رکھے اور برے کاموں سے پرہیز کرے اور اللہ کی رحمت کے شوق میں بڑے کام سرانجام دے۔ ایسا شخص ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے اور ہم جہاں ہوں گے وہ ہمارے ساتھ ہوگا۔

۳۳-اوصافِ شیعہ

(اَلْحَدِيثُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُونَ)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ

خَرَجَ عَلِيٌّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ مُجْتَمِعُونَ فَقَالَ

مَنْ أَنْتُمْ وَمَا اجْتِمَاعُكُمْ؟

فَقُلْنَا قَوْمٌ مِنْ شِيعَتِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ

مَا لِي، لَا أَرَى سِيمَاءَ الشِّيعَةِ عَلَيْكُمْ، فَقُلْنَا

وَمَا سِيمَاءُ الشِّيعَةِ؟ فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

صُفْرُ الْوُجُوهِ مِنْ صَلَوةِ اللَّيْلِ، عُمْشُ الْعُيُونِ مِنْ مَخَافَةِ اللهِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ مِنَ الصِّيَامِ، عَلَيْهِمْ غَبَرَةُ الْخَاشِعِينَ۔

اصبغ بن نباتہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امیرالمومنین علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے جب کہ ہم ایک جگہ اکٹھے ہو کر بیٹھے تھے۔

آپ نے فرمایا تم کون ہو اور یہ تمہارا اجتماع کیسا ہے؟

ہم نے کہا امیرالمومنین ہم آپ کے شیعوں کی ایک جماعت ہیں۔

آپ نے فرمایا پھر کیا وجہ ہے مجھے تم میں شیعوں کی علامات کیوں دکھائی نہیں دیتیں؟

ہم نے کہا شیعوں کی علامات کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا نماز شب کی وجہ سے ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ خوف خدا سے ان کی آنکھیں اشک ریز ہوتی ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے لب خشک ہوتے ہیں اور ان پر عاجزی کرنے والوں کا غبار ہوتا ہے۔

۳۴۔ شیعوں کا چال چلن

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

ابی رحمه الله قال حدثنی سعد بن عبد الله رفعه عن ابی بصیر

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ

قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ صِفْ لِیْ شِیْعَتَكَ؟

قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) شِیْعَتُنَا مَنْ لَا یَعْدُوْ صَوْتُهُ سَمْعَهُ، وَلَا شَحْنَاؤُهُ بَدَنَهُ وَلَا یَطْرَحُ كَلَّهُ عَلٰی غَیْرِهِ، وَلَا یَسْئَلُ غَیْرَ اِخْوَانِهِ وَلَوْ مَاتَ جُوْعًا، شِیْعَتُنَا مَنْ لَا یَهِرُّ هَرِیْرَ الْكَلْبِ، وَلَا

یَطْمَعُ طَمَعَ الْغُرَابِ،

شِیْعَتُنَا الْخَفِیْفَةُ عَیْشُهُمْ الْمُنْتَقِلَةُ دِیَارُهُمْ، شِیْعَتُنَا الَّذِیْنَ فِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُوْمٌ، وَیَتَوَاسَوْنَ وَعِنْدَ الْمَوْتِ لَا یَجْزَعُوْنَ، وَفِیْ قُبُوْرِهِمْ یَتَزَاوَرُوْنَ، قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَاَیْنَ اَطْلُبُهُمْ؟

قَالَ فِیْ اَطْرَافِ الْاَرْضِ وَبَیْنَ الْاَسْوَاقِ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ كِتَابِهِ "اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْكَافِرِیْنَ"۔

ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مولا! میری جان آپ پر قربان ہو ہمارے لیے اپنے شیعوں کے اوصاف بیان فرمائیں؟

امامؑ نے فرمایا ہمارا شیعہ وہ ہے کہ جس کی صدا اس کے کان تک نہ پہنچے اور اس کے بدن کی دشمنی کسی دوسرے تک تجاوز نہ کرے، بارش کو کسی اور کے دوش پر نہ گرائے، بھوک سے مر جائے لیکن اپنے برادر دینی کے علاوہ کسی کے سامنے دست دراز نہ کرے۔ ہمارا شیعہ کتے کی طرح خرخراہٹ نہیں کرتا اور کوے کی طرح طمع و لالچ نہیں کرتا۔ ہمارا شیعہ سادہ اور معمولی زندگی بسر کرتا ہے اور وہ خانہ بدوشی کی زندگی گزارتا ہے۔ ہمارے شیعہ اپنے مال سے معین حق ادا کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے مواسات کرتے ہیں اور موت کے وقت جزع فزع نہیں کرتے اور ایک دوسرے کی قبروں کی زیارت

کرتے ہیں۔

ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا' میری جان آپ پر قربان ہو ایسے افراد کہاں ڈھونڈیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا

زمین کے اطراف و اکناف' بازاروں کے درمیان' جس طرح کہ پروردگار عالم نے اپنی کتاب مجید میں ارشاد فرمایا

اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ

مومنین کے مقابل میں فروتر ہیں اور کافروں کے مقابل میں عزت دار ہیں۔

۳۵۔متقی لوگوں کی علامات

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَثِيْرٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ

جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

قَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يُقَالُ لَهُ هَمَّامٌ وَكَانَ عَابِدًا۔ فَقَالَ لَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ صِفْ لِيَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، فَتَثَاقَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فِيْ جَوَابِهِ ثُمَّ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

وَيْحَكَ يَا هَمَّامُ اِتَّقِ اللّٰهَ وَاَحْسِنْ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ فَقَالَ هَمَّامٌ

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْئَلُكَ بِالَّذِيْ اَكْرَمَكَ بِمَا خَصَّكَ بِهِ وَحَبَاكَ وَفَضَّلَكَ بِمَا اٰتَاكَ وَاَعْطَاكَ لَمَّا وَصَفْتَهُمْ لِيْ۔

فَقَامَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) قَائِمًا عَلٰى قَدَمَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ

اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْخَلْقَ حَيْثُ خَلَقَهُمْ غَنِيًّا عَنْ طَاعَتِهِمْ آمِنًا مِنْ مَعْصِيَتِهِمْ، لِاَنَّهُ لَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةُ مَنْ عَصَاهُ مِنْهُمْ، وَلَا تَنْفَعُهُ طَاعَةُ مَنْ اَطَاعَهُ، وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ مَعَايِشَهُمْ، وَ وَضَعَهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَوَاضِعَهُمْ وَ اِنَّمَا اَهْبَطَ اللّٰهُ آدَمَ وَ حَوَّاءَ مِنَ الْجَنَّةِ عُقُوْبَةً لِمَا صَنَعَا حَيْثُ نَهَاهُمَا فَخَالَفَاهُ وَاَمَرَهُمَا فَعَصَيَاهُ

فَالْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَهْلُ الْفَضَائِلِ، مَنْطِقُهُمُ الصَّوَابُ وَ مَلْبَسُهُمُ الْاِقْتِصَادُ، وَ مَشْيُهُمُ التَّوَاضُعُ، خَضَعُوْا لِلّٰهِ بِالطَّاعَةِ فَبُهِتُوْا غَاضِّيْنَ اَبْصَارَهُمْ عَمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، وَاقِفِيْنَ اَسْمَاعَهُمْ عَلَى الْعِلْمِ النَّافِعِ لَهُمْ نَزَلَتْ اَنْفُسُهُمْ مِنْهُمْ فِي الْبَلَاءِ

كَالَّتِي نُزِلَتْ بِهِمْ فِي الرَّخَاءِ، رِضًا مِنْهُمْ عَنِ اللهِ بِالْقَضَاءِ، وَلَوْلَا الْأَجَلُ الَّتِي كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِمْ لَمْ تَسْتَقِرَّ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ طَرْفَةَ عَيْنٍ شَوْقًا إِلَى الثَّوَابِ، وَخَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ عَظُمَ الْخَالِقُ فِي أَنْفُسِهِمْ، وَصَغُرَ مَا دُونَهُ فِي أَعْيُنِهِمْ، فَهُمْ وَالْجَنَّةُ كَمَنْ قَدْ رَآهَا فَهُمْ فِيهَا مُنَعَّمُونَ، وَهُمْ وَالنَّارُ كَمَنْ قَدْ رَآهَا فَهُمْ فِيهَا مُعَذَّبُونَ، قُلُوبُهُمْ مَحْزُونَةٌ، وَشُرُورُهُمْ مَأْمُونَةٌ، وَأَجْسَادُهُمْ نَحِيفَةٌ، وَحَوَائِجُهُمْ خَفِيفَةٌ، وَأَنْفُسُهُمْ عَفِيفَةٌ، وَمَؤُونَتُهُمْ مِنَ الذَّنْبِ عَظِيمَةٌ، صَبَرُوا أَيَّامًا قَلِيلَةً قِصَارًا، أَعْقَبَتْهُمْ رَاحَةً تِجَارَةً مُرْبِحَةً يَسَّرَهَا لَهُمْ رَبٌّ كَرِيمٌ أَرَادَتْهُمُ الدُّنْيَا وَلَمْ يُرِيدُوهَا، وَطَلَبَتْهُمْ فَأَعْجَزُوهَا، أَمَّا اللَّيْلُ فَصَافُّونَ أَقْدَامَهُمْ، تَالِينَ لِأَجْزَاءِ الْقُرْآنِ يُرَتِّلُونَهُ تَرْتِيلًا، يُحَزِّنُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِهِ وَتَهِيجُ أَحْزَانُهُمْ بُكَاءً عَلَى ذُنُوبِهِمْ وَوَجَعِ كُلُومِ جِرَاحِهِمْ، وَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَخْوِيفٌ أَصْغَوْا إِلَيْهَا مَسَامِعَ قُلُوبِهِمْ وَأَبْصَارَهُمْ، فَاقْشَعَرَّتْ مِنْهَا جُلُودُهُمْ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا قُلُوبُهُمْ، وَظَنُّوا أَنَّ صَهِيلَ جَهَنَّمَ وَزَفِيرَهَا وَشَهِيقَهَا فِي أُصُولِ آذَانِهِمْ، وَإِذَا مَرُّوا بِآيَةٍ فِيهَا تَشْوِيقٌ رَكَنُوا إِلَيْهَا طَمَعًا، وَتَطَلَّعَتْ أَنْفُسُهُمْ إِلَيْهَا شَوْقًا، وَظَنُّوا أَنَّهَا نُصْبَ أَعْيُنِهِمْ، حَانِينَ عَلَى أَوْسَاطِهِمْ

يُمَجِّدُونَ جَبَّارًا عَظِيمًا، مُفْتَرِشِينَ جِبَاهَهُمْ وَأَكُفَّهُمْ وَأَطْرَافَ أَقْدَامِهِمْ وَرُكَبَهُمْ، تَجْرِي دُمُوعُهُمْ عَلَى خُدُودِهِمْ، يَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ فِي فَكَاكِ رِقَابِهِمْ،

وَأَمَّا النَّهَارُ فَحُلَمَاءُ عُلَمَاءُ، بَرَرَةٌ أَتْقِيَاءُ، قَدْ بَرَاهُمُ الْخَوْفُ بَرْيَ الْقِدَاحِ فَهُمْ أَمْثَالُ الْفِرَاخِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ النَّاظِرُ فَيَحْسَبُهُمْ مَرْضَى وَمَا بِالْقَوْمِ مِنْ مَرَضٍ، أَوْ يَقُولُ قَدْ خُولِطُوا فَقَدْ خَالَطَ الْقَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ إِذَا فَكَّرُوا فِي عَظَمَةِ اللهِ وَشِدَّةِ سُلْطَانِهِ مَعَ مَا يُخَالِطُهُمْ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَأَهْوَالِ الْقِيَامَةِ فَزَّعَ مِنْ قُلُوبِهِمْ وَطَاشَتْ حُلُومُهُمْ وَذَهِلَتْ عُقُولُهُمْ وَإِذَا اسْتَفَاقُوا بَادَرُوا إِلَى اللهِ بِالْأَعْمَالِ الزَّكِيَّةِ لَا يَرْضَوْنَ لِلهِ مِنْ أَعْمَالِهِمْ بِالْقَلِيلِ، وَلَا يَسْتَكْثِرُونَ لَهُ الْجَزِيلَ فَهُمْ لِأَنْفُسِهِمْ مُتَّهِمُونَ وَمِنْ أَعْمَالِهِمْ مُشْفِقُونَ، إِنْ زُكِّيَ أَحَدُهُمْ خَافَ مِمَّا يَقُولُونَ وَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنْ غَيْرِي، وَرَبِّي أَعْلَمُ بِنَفْسِي مِنِّي اللَّهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا يَقُولُونَ، وَاجْعَلْنِي خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّونَ، وَاغْفِرْ لِي مَا لَا يَعْلَمُونَ، فَإِنَّكَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوبِ، وَمِنْ عَلَامَةِ أَحَدِهِمْ أَنَّكَ تَرَى لَهُ قُوَّةً فِي دِينٍ، وَحَزْمًا فِي لِينٍ، وَإِيمَانًا فِي يَقِينٍ، وَحِرْصًا عَلَى الْعِلْمِ، وَكَسْبًا فِي رِفْقٍ وَشَفَقَةً فِي نَفَقَةٍ، وَقَصْدًا فِي غِنَاءٍ،

وخشوعا في عبادة، وتجملا في فاقة، وصبرا في شدة،
ورحمة للمجهود وإعطاء في حق، ورفقا في كسب، وطلبا
للحلال، ونشاطا في الهدى وتحرجا عن الطمع، وبرا في
استقامة، وإغماضا عند شهوة، لا يغره ثناء من جهله، ولا
يدع إحصاء ما قد عمله، مستبطئ لنفسه في العمل يعمل
الأعمال الصالحة وهو على وجل، يمسي وهمه الشكر، و
يصبح وشغله الذكر يبيت حذرا، ويصبح فرحا، حذرا لما
حذر من الغفلة وفرحا بما أصاب من الفضل والرحمة، إن
استصعبت عليه نفسه فيما تكره لم يعطها سؤلها فيما إليه
ضره وفرحه فيما يخلد ويطول وقرة عينه فيما لا يزول، و
رغبته فيما يبقى وزهادته فيما يفنى، يمزج الحلم بالعلم،
ويمزج العلم بالعقل، تراه بعيدا كسله، دائما نشاطه، قريبا
أمله قليلا زلله، متوقعا أجله، خاشعا قلبه، ذاكرا ربه، خائفا
ذنبه قانعا نفسه، متغيبا جهله، سهلا أمره، حريزا دينه، ميتة
شهوته كاظما غيظه، صافيا خلقه، آمنا منه جاره، ضعيفا
كبره، مبينا صبره كثيرا ذكره محكما أمره، لا يحدث بما
يؤتمن عليه الأصدقاء ولا يكتم شهادته للأعداء ولا يعمل
شيئا من الحق رياء، ولا يتركه حياء، الخير منه مأمول،

والشر منه مأمون، إن كان في الغافلين كتب من الذاكرين
وإن كان في الذاكرين لم يكتب من الغافلين، يعفو عمن
ظلمه ويعطي من حرمه، ويصل من قطعه، لا يعزب حلمه
ولا يعجل فيما يريبه، ويصفح عما قد تبين له بعيدا جهله
لينا قوله، غائبا منكره، قريبا معروفه، صادقا قوله، حسنا
فعله، مقبلا خيره، مدبرا شره، فهو في الزلازل وقور، وفي
المكاره صبور، وفي الرخاء شكور، لا يحيف على من
يبغض ولا يأثم على من يحب، لا يدعي ما ليس له ولا
يجحد حقا هو عليه، يعترف بالحق قبل أن يشهد عليه، ولا
يضيع ما استحفظ ولا ينسى ما ذكر، ولا ينابز بالألقاب، ولا
يبغي على أحد، ولا يهم بالحسد، ولا يضر بالجار، ولا
يشمت بالمصائب، سريع إلى الصلوات، مؤد للأمانات،
بطيء عن المنكرات يأمر بالمعروف، وينهى عن المنكر، لا
يدخل في الأمور بجهل، ولا يخرج من الحق بالعجز، إن
صمت لم يغمه صمته، وإن نطق لم يقل خطأ وإن ضحك لم
يعد صوته سمعه، قانعا بالذي قدر له، ولا يجمح به الغيظ
ولا يغلبه الهوى ولا يقهره الشح، ولا يطمع فيما ليس له،
يخالط الناس ليعلم، ويصمت ليسلم ويسأل ليفهم، لا ينصت

لِيُعْجَبَ بِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ لِيَفْخَرَ عَلَى مَنْ سِوَاهُ، إِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ، حَتَّى يَكُونَ اللهُ هُوَ الَّذِي يَنْتَقِمُ لَهُ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، أَتْعَبَ نَفْسَهُ لِآخِرَتِهِ وَأَرَاحَ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ بُعْدُهُ عَمَّنْ تَبَاعَدَ عَنْهُ زُهْدٌ وَنَزَاهَةٌ، وَدُنُوُّهُ مِمَّنْ دَنَا مِنْهُ لِينٌ وَرَحْمَةٌ، فَلَيْسَ تَبَاعُدُهُ بِكِبْرٍ وَلَا عَظَمَةٍ، وَلَا دُنُوُّهُ بِخَدِيعَةٍ وَلَا خِلَابَةٍ، بَلْ يَقْتَدِي بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ، وَهُوَ إِمَامٌ لِمَنْ خَلْفَهُ مِنْ أَهْلِ الْبِرِّ قَالَ فَصَعِقَ هَمَّامٌ صَعْقَةً كَانَتْ نَفْسُهُ فِيهَا۔

فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

أَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ أَخَافُهَا عَلَيْهِ، وَأَمَرَ بِهِ فَجُهِّزَ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا تَصْنَعُ الْمَوَاعِظُ الْبَالِغَةُ بِأَهْلِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ فَمَا بَالُكَ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) وَيْلَكَ إِنَّ لِكُلِّ أَجَلًا لَنْ يَعْدُوَهُ، وَسَبَبًا لَا يُجَاوِزُهُ، فَمَهْلًا لَا تَعُدْ فَإِنَّمَا نَفَثَ عَلَى لِسَانِكَ الشَّيْطَانُ۔

عبدالرحمن بن کثیر کا بیان ہے کہ جناب روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا

امیر المومنین علیہ السلام کا ایک عظیم عبادت گزار ہمام نامی صحابی اپنی جگہ

سے کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا

اے امیر المومنین! میرے لیے متقی و پرہیزگار لوگوں کے اوصاف اس طرح بیان کریں گویا کہ میں ان کو دیکھ سکوں؟

علی علیہ السلام نے اس کے جواب میں تعلل کیا اور پھر فرمایا

اے ہمام! تیرے اوپر افسوس ہے، خدا سے ڈر اور نیکوکار بن جا کیونکہ خدا ایسے لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔

ہمام اس مختصر بیان سے مطمئن نہ ہوئے تو حضرت نے حمد و ثنائے پروردگار اور صلوات و سلام کے بعد ارشاد فرمایا

اما بعد! پروردگار نے تمام مخلوقات کو اس عالم میں پیدا کیا ہے کہ وہ ان کی طاعت سے مستغنی اور ان کی نافرمانی سے محفوظ تھا۔ نہ اسے کسی نافرمان کی معصیت نقصان پہنچا سکتی تھی اور نہ کسی اطاعت گزار کی اطاعت فائدہ دے سکتی تھی۔

اس نے سب کی معیشت کو تقسیم کر دیا اور سب کی دنیا میں ایک منزل قرار دے دی۔ اس دنیا میں متقی افراد وہ ہیں جو صاحبان فضائل و کمالات ہوتے ہیں کہ ان کی گفتگو حق و صواب، ان کا لباس معتدل، ان کی رفتار متواضع ہوتی ہے۔ جن چیزوں کو پروردگار نے حرام قرار دیا ہے ان سے نظروں کو نیچی رکھتے ہیں اور اپنے کانوں کو ان علوم کے لیے وقف رکھتے ہیں جو فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ ان کے نفوس بلاء و آزمائش میں ویسے ہی رہتے ہیں جیسے راحت و آرام میں۔ اگر پروردگار نے ہر شخص کی حیات کی مدت مقرر نہ کر دی ہوتی تو ان کی روحیں ان کے جسم میں پلک جھپکنے کے برابر بھی ٹھہر نہیں سکتی تھیں

اگر انھیں ثواب کا شوق اور عذاب کا خوف نہ ہوتا۔ خالق ان کی نگاہ میں اس قدر عظیم ہے کہ ساری دنیا نگاہوں سے گر گئی ہے۔ جنت ان کی نگاہ کے سامنے اس طرح ہے جیسے ان کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں اور جہنم کو اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے اس کے عذاب کو محسوس کر رہے ہوں۔ ان کے دل نیکیوں کے خزانے ہیں اور ان سے شر کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ان کے جسم نحیف اور لاغر ہیں اور ان کی ضروریات بہت مختصر اور ان کے نفوس بھی عفیف اور پاکدامن ہیں۔ انھوں نے دنیا میں چند دن تکلیف اٹھا کر بڑی راحت کا انتظام کر لیا ہے اور یہی فائدہ بخش تجارت ہے جس کا انتظام ان کے پروردگار نے کر دیا تھا۔ دنیا نے انھیں بہت چاہا لیکن انھوں نے اسے نہیں چاہا اور اس نے انھیں بہت گرفتار کرنا چاہا لیکن انھوں نے فدیہ دے کر اپنے کو چھڑا لیا۔

راتوں کے وقت مصلیٰ پر کھڑے رہتے ہیں۔ خوش الحانی کے ساتھ تلاوت قرآن کرتے رہتے ہیں۔ اپنے نفس کو محزون رکھتے ہیں اور اسی طرح اپنی بیماری دل کا علاج کرتے ہیں۔ جب کسی آیت ترغیب سے گزرتے ہیں تو اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب کسی آیت ترہیب و تخویف سے گزرتے ہیں تو اپنے کانوں کو اس کی طرف یوں مصروف کر دیتے ہیں جیسے جہنم کے شعلوں کی آواز اور وہاں کی چیخ پکار مسلسل ان کے کانوں تک پہنچ رہی ہو۔ یہ رکوع میں کمر خمیدہ اور سجدہ میں پیشانی، ہتھیلی، گھٹنوں اور انگلیوں کو فرش خاک پر بچھائے رہتے ہیں۔

پروردگار سے ایک ہی سوال کرتے ہیں کہ ان کی گردنوں کو آتش جہنم سے آزاد کرا دے۔

اس کے بعد دن کے وقت یہ علماء، دانشمند، نیک کردار اور پرہیزگار ہوتے ہیں جیسے انھیں تیر انداز نے تیر کی طرح خوف خدا نے تراش دیا ہو۔ دیکھنے والا انھیں دیکھ کر بیمار تصور کرتا ہے حالانکہ یہ بیمار نہیں ہیں اور ان کی باتوں کو سن کر کہتا ہے کہ ان کی عقلوں میں فتور ہے حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ انھیں ایک بہت بڑی بات نے مدہوش بنا رکھا ہے۔ یہ قلیل عمل سے راضی ہوتے ہیں اور نہ کثیر عمل کو کثیر سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے نفس ہی کو متہم کرتے رہتے ہیں اور اپنے اعمال ہی سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ جب ان کی تعریف کی جاتی ہے تو اس سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں خود اپنے نفس کو دوسروں سے بہتر پہچانتا ہوں اور میرا پروردگار تو مجھ سے بھی بہتر جانتا ہے۔

خدایا مجھ سے ان کے اقوال کا محاسبہ نہ کرنا اور مجھے ان کے حسن ظن سے بھی بہتر قرار دے دینا اور پھر ان گناہوں کو معاف بھی کر دینا جنھیں یہ سب نہیں جانتے ہیں۔

ان کی علامت یہ بھی ہے کہ ان کے پاس دین میں قوت، نرمی میں شدت احتیاط، یقین میں ایمان، علم کے بارے میں طمع، حلم کی منزل میں علم، مالداری میں میانہ روی، عبادت میں خشوع قلب، فاقہ میں خودداری، سختیوں میں صبر، حلال کی طلب، ہدایت میں نشاط، لالچ سے پرہیز جیسی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ نیک اعمال بھی انجام دیتے ہیں تو لرزتے ہوئے انجام دیتے ہیں۔ شام کے وقت ان کی فکر شکر پروردگار ہوتی ہے اور صبح کے وقت ذکر الٰہی۔ خوفزدہ عالم میں رات کرتے ہیں اور فرحت و سرور میں صبح۔ جس غفلت سے ڈرایا گیا ہے اس سے محتاط رہتے ہیں اور جس فضل و رحمت کا وعدہ کیا گیا

ے ئی سے خوش رہتے ہیں۔ اگر نفس ناگوار امر کے لیے سختی بھی کرے تو اس کے مطالبہ کو پورا نہیں کرتے ہیں۔ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک لازوال نعمتوں میں ہے اور ان کا پرہیز فانی اشیاء کے بارے میں ہے۔ یہ حلم کو علم سے اور قول کو عمل سے ملائے ہوئے ہیں۔ تم ہمیشہ ان کی امیدوں کو مختصر، دل کو خاشع، نفس کو قانع، غذا کو معمولی، معاملات کو آسان، دین کو محفوظ، خواہشات کو مردہ اور غصہ کو پیا ہوا دیکھو گے۔

ان سے ہمیشہ نیکیوں کی امید رہتی ہے اور انسان ان کے شر کی طرف سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ غافلوں میں نظر آئیں تو بھی یاد خدا کرنے والوں میں لکھے جاتے ہیں اور یاد کرنے والوں میں نظر آئیں تو بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوتے ہیں۔ ظلم کرنے والے کو معاف کر دیتے ہیں۔ محروم رکھنے والے کو عطا کر دیتے ہیں۔ قطع رحم کرنے والوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ لغویات سے دور، نرم کلام، منکرات غائب، نیکیاں حاضر، خیر آتا ہوا، شر جاتا ہوا، زلزلوں میں باوقار، دشواریوں میں صابر، آسانیوں میں شکر گزار، دشمن پر ظلم نہیں کرتے ہیں، چاہے دلوں کی خاطر گناہ نہیں کرتے ہیں۔ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے حق کا اعتراف کرتے ہیں۔ امانتوں کو ضائع نہیں کرتے ہیں۔ جو بات یاد دلا دی جائے اسے بھولتے نہیں ہیں اور القاب کے ذریعہ ایک دوسرے کو چڑھاتے نہیں ہیں اور ہمسایہ کو نقصان نہیں پہنچاتے ہیں۔ مصائب میں کسی کو طعنے نہیں دیتے۔ حرف باطل میں داخل نہیں ہوتے ہیں اور کلمہ حق سے باہر نہیں آتے ہیں۔ یہ چپ رہیں تو ان کی خموشی ہم و غم کی بنا پر نہیں ہے اور یہ ہنستے ہیں تو آواز بلند نہیں کرتے ہیں۔ ان پر ظلم کیا جائے تو صبر کر لیتے ہیں تا کہ خدا

ان کا انتقام لے۔ ان کا اپنا نفس ہمیشہ رنج میں رہتا ہے اور لوگ ان کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کو آخرت کے لیے تھکا ڈالا ہے اور لوگ ان کے نفس کی طرف سے آسودہ ہو گئے ہیں۔ دور رہنے والوں سے ان کی دوری زہد اور پاکیزگی کی بنا پر ہے اور قریب رہنے والوں سے ان کی قربت نرمی اور رحمت کی بنا پر ہے۔ نہ دوری تکبر و برتری کا نتیجہ ہے اور نہ قربت مکر و فریب کا نتیجہ۔

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر ہمام نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

امیر المومنین نے فرمایا کہ میں اسی وقت سے ڈر رہا تھا کہ میں جانتا تھا کہ صاحبان تقویٰ کے دلوں پر نصیحت کا اثر اسی طرح ہوا کرتا ہے۔

یہ سنا تھا کہ ایک شخص بول پڑا کہ پھر آپ پر یہ اثر کیوں نہیں ہوا؟

تو آپ نے فرمایا کہ خدا تیرا برا کرے۔ ہر اجل کے لیے ایک وقت معین ہے جس سے آگے بڑھنا ممکن نہیں ہے اور ہر شے کے لیے ایک سبب ہے جس سے تجاوز کرنا ممکن نہیں ہے۔ خبردار اب ایسی گفتگو نہ کرنا۔ یہ شیطان نے تیری زبان پر یہ جملہ جاری کر دیا ہے۔

۳۲ - مومن غضب و رضا میں بھی حد اعتدال میں رہتا ہے

(الحديث السادس و الثلاثون)

ابي رحمه الله قال حدثنا سعد بن عبد الله عن [illegible] صفوان بن

[illegible] قال

قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ الَّذِي إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ غَضَبُهُ مِنْ حَقٍّ وَالَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ، وَالَّذِي إِذَا قَدَرَ لَمْ يَأْخُذْ أَكْثَرَ مِنْ مَالِهِ۔

صفوان بن مہران کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن تو بس وہ ہے کہ جب اسے غصہ آئے تو اس کا غصہ اسے حق کی حدود سے باہر نہ نکالے اور جب وہ راضی ہو تو اس کی رضا اس کو باطل میں نہ لے جائے اور جب اسے قدرت حاصل ہو تو اپنے حق سے زیادہ وصول نہ کرے۔

۳۷-تقویٰ کا دارومدار رونے پر ہی نہیں ہے

(اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ

قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

يَا عَلِيَّ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَا يَغُرَّنَّكَ بُكَاؤُهُمْ، فَإِنَّ التَّقْوَى فِي الْقَلْبِ۔

علی بن عبدالعزیز راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: علی بن عبدالعزیز! جو لوگ بظاہر روتے دھوتے ہیں ان کا رونا کہیں تمہیں فریب میں نہ ڈال دے۔ یاد رکھو تقویٰ وہ ہے جو دل میں ہو۔

۳۸-اسرار آل محمدؐ کے فاش کرنے سے ممانعت

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ [illegible] عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ [illegible] قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَلَا تَحْمِلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَافِكُمْ فَتَذِلُّوا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ

"قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا" ثُمَّ قَالَ عُوْدُوْا مَرْضَاهُمْ، وَاشْهَدُوْا جَنَائِزَهُمْ، وَاشْهَدُوْا لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ، وَصَلُّوْا مَعَهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ، وَاقْضُوْا حُقُوْقَهُمْ،

ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ عَلَى قَوْمٍ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ يَأْتَمُّوْنَ بِقَوْمٍ وَيَأْخُذُوْنَ بِقَوْلِهِمْ، فَيَأْمُرُوْنَهُمْ وَيَنْهَوْنَهُمْ وَلَا يَقْبَلُوْنَ مِنْهُمْ وَيُذِيْعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ عِنْدَ عَدُوِّهِمْ فَيَأْتِيْ عَدُوُّهُمْ إِلَيْنَا فَيَقُوْلُوْنَ لَنَا

إِنَّ قَوْمًا يَقُوْلُوْنَ وَيَرْوُوْنَ كَذَا وَكَذَا، فَنَقُوْلُ إِنَّا نَحْنُ بُرَاءُ مِمَّنْ يَقُوْلُ هٰذَا فَتَقَعُ عَلَيْهِمُ الْبَرَاءَةُ۔

[illegible] راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا

بندگانِ خدا! میں تمہیں پروردگار سے تقویٰ کی سفارش کرتا ہوں اور (اور آلِ محمد تلاش کرتے) لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار نہ کرو ورنہ ذلیل ہو جاؤ گے۔

خدا نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے "لوگوں سے اچھی گفتگو کرو"۔

پھر آپ نے فرمایا

تم لوگوں کے مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شرکت اختیار کرو اور ان کے فائدہ و نقصان کے لیے گواہیاں دو اور ان کی مساجد میں ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھو اور ان کے حقوق ادا کرو۔

یاد رکھو کسی بھی قوم کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا سخت مصیبت ہو سکتی ہے کہ وہ گمان کریں کہ وہ ایک گروہ کی پیروی کر رہے ہیں اور وہ ان کے فرمان کو قبول کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود وہ اپنے رہبر کے امر و نہی کی پیروی نہ کریں اور ان کی راز دارانہ گفتگو دشمنوں کے سامنے نقل کریں۔ پھر اس کے دشمن ان کی باتیں سن کر ہمارے پاس آئیں اور ہمیں کہیں کہ یہ اس طرح کی روایات کر رہے ہیں اور اس کے جواب میں ہم یہ کہیں ہم ایسی بات کرنے والے سے بیزار ہیں اور یوں وہ ہماری طرف سے بیزاری کے حق دار بن جائیں۔

۳۹-شیعوں سے امام کی توقعات

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ)

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ اَبِی الْخَطَّابِ بِاِسْنَادِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ

دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) بِمِنًى، ثُمَّ قُلْتُ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّا قَوْمٌ مُجْتَازُوْنَ لَسْنَا نُطِیْقُ هٰذَا الْمَجْلِسَ مِنْكَ كُلَّمَا اَرَدْنَاهُ فَاَوْصِنَا قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ)

عَلَیْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَصِدْقِ الْحَدِیْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَحُسْنِ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَكُمْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ، صَلُّوْا فِیْ مَسَاجِدِهِمْ وَعُوْدُوْا مَرْضَاهُمْ وَاتَّبِعُوْا جَنَائِزَهُمْ فَاِنَّ اَبِیْ حَدَّثَنِیْ اَنَّ شِیْعَتَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ كَانُوْا خِیَارَ مَنْ كَانُوْا مِنْهُمْ، اِنْ كَانَ فَقِیْهٌ كَانَ مِنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ مُؤَذِّنٌ كَانَ مِنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ اِمَامٌ كَانَ مِنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ صَاحِبُ اَمَانَةٍ كَانَ مِنْهُمْ، وَاِنْ كَانَ صَاحِبُ وَدِیْعَةٍ كَانَ مِنْهُمْ، وَكَذٰلِكَ كُوْنُوْا حَبِّبُوْنَا اِلَى النَّاسِ وَلَا تُبَغِّضُوْنَا اِلَیْهِمْ۔

عبد اللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان سے عرض کیا

فرزند رسول! ہم خانہ بدوش لوگ ہیں اور آپ کے پاس تک کر نہیں رہ سکتے لہٰذا آپ ہمیں کچھ ضروری باتوں کی نصیحت کریں۔

آپ نے فرمایا: میں تمہیں پروردگار سے تقویٰ، راست گوئی، ادائے امانت، اپنے ہم نشینوں سے حسن سلوک، سلام عام کرنے، ضرورت مندوں کو کھانا کھلانے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم اپنے

مخالفین کی مساجد میں نماز پڑھو اور ان کے بیماروں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں کی مشایعت کرو۔

میرے والد علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمارے شیعہ اپنے دور کے بہترین افراد ہوا کرتے تھے۔ اگر کوئی فقیہ ہوتا تھا تو اس کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوتا تھا اور اگر کوئی مؤذن یا کوئی امام یا کوئی امین ہوتا تھا تو اس کا تعلق ہمارے شیعوں سے ہوا کرتا تھا۔ تم بھی انہی شیعوں جیسے شیعہ بنو۔ اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرو اور اپنی بدکرداری سے ہمیں قابل نفرت نہ بناؤ۔

۴۰- اوصاف شیعہ

(اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ)

ابی رحمه الله قال حدثنا علی بن ابراهیم بن هاشم عن ابیه عن اسماعیل بن مهران عن حسن بن علی عن

اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ

کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَاعِدًا فِیْ بَیْتِهٖ اِذْ قَرَعَ قَوْمٌ عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَقَالَ

یَا جَارِیَةُ انْظُرِیْ مَنْ بِالْبَابِ؟ فَقَالُوْا

قَوْمٌ مِنْ شِیْعَتِکَ، فَوَثَبَ عَجْلَانَ حَتّٰی کَادَ اَنْ یَقَعَ، فَلَمَّا فَتَحَ الْبَابَ وَنَظَرَ اِلَیْهِمْ رَجَعَ، وَقَالَ کَذَبُوْا فَاَیْنَ السَّمْتُ فِی

الْوُجُوْهِ؟ اَیْنَ اَثَرُ الْعِبَادَةِ؟ اَیْنَ سِیْمَاءُ السُّجُوْدِ؟ اِنَّمَا شِیْعَتُنَا یُعْرَفُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَشَعَثِهِمْ، قَدْ قَرَحَتِ الْعِبَادَةُ مِنْهُمُ الْآنَافَ، وَدَثَرَتِ الْجِبَاهُ وَالْمَسَاجِدُ، خُمْصُ الْبُطُوْنِ، ذُبُلُ الشِّفَاهِ، قَدْ هَیَّجَتِ الْعِبَادَةُ وُجُوْهَهُمْ، وَاَخْلَقَ سَهَرُ اللَّیَالِیْ وَقَطْعُ الْهَوَاجِرِ جُثَثَهُمْ، اَلْمُسَبِّحُوْنَ اِذَا سَکَتَ النَّاسُ، وَالْمُصَلُّوْنَ اِذَا نَامَ النَّاسُ، وَالْمَحْزُوْنُوْنَ اِذَا فَرِحَ النَّاسُ، یُعْرَفُوْنَ بِالزُّهْدِ، کَلَامُهُمُ الرَّحْمَةُ، وَتَشَاغُلُهُمْ بِالْجَنَّةِ۔

حسن بن علی راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

ایک دن امام سجاد علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک گروہ نے ان کے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے کنیز سے فرمایا کہ باہر جا کر دیکھو کون آیا ہے؟

دستک دینے والوں نے کنیز سے کہا کہ آپ مولا سے عرض کریں کہ دروازے پر آپ کے شیعوں کا گروہ آیا ہے۔ لفظ شیعہ سن کر امام سجاد بڑی تیزی سے دروازے پر آئے اور تیزی کی وجہ سے آپ کے گرنے کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ جب آپ نے دروازہ کھول کر انہیں دیکھا تو آپ فوراً واپس آ گئے اور فرمایا

انہوں نے جھوٹ کہا۔ ان کے چہروں پر شیعہ ہونے کی علامات کہاں ہے؟ اثر عبادت کہاں ہیں؟ سجدہ کی علامت کہاں ہیں؟ ہمارے شیعوں کی تو پہچان عبادت اور بالوں کی پراگندگی ہے۔ عبادت نے ان کی طویل

سجدوں کی وجہ سے ان کے ناک زخمی ہوتے ہیں اور عبادت کی کثرت سے ان کی پیشانیاں اور سجدے کے مقامات پر گٹے پڑے ہوتے ہیں۔ روزوں کی وجہ سے ان کے شکم پشت سے لگے ہوتے ہیں اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ عبادت کی وجہ سے ان کے چہرے متورم ہوتے ہیں اور شب بیداری اور روزوں کی وجہ سے ان کے اجسام کمزور ہوتے ہیں۔ جب لوگ خاموش ہوتے ہیں تو وہ تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں اور جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور جب لوگ خوشیوں میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ غمگین ہوتے ہیں اور دنیا سے بے رغبتی میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو رحمت و شفقت پر مشتمل ہوتی ہے اور وہ حصول جنت میں مشغول رہتے ہیں۔

۴۱- مومن کے لیے چھ چیزوں کا اقرار ضروری ہے

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ

قَالَ الصَّادِقُ (عَلَیْهِ السَّلَام)

مَنْ اَقَرَّ بِسِتَّةِ اَشْیَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اَلْبَرَاءَةُ مِنَ الطَّوَاغِیْتِ، وَالْاِقْرَارُ بِالْوَلَایَةِ، وَالْاِیْمَانُ بِالرَّجْعَةِ وَالْاِسْتِحْلَالُ لِلْمُتْعَةِ، وَتَحْرِیْمُ الْجِرِّیِّ وَتَرْكُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

عبید اللہ راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص چھ چیزوں کا اقرار کرے تو وہ مومن ہے۔

۱- ستم گاروں اور طاغوتوں سے برات کرے۔
۲- اہل بیت کی ولایت کا اقرار کرے۔
۳- رجعت پر ایمان لائے۔
۴- متعہ کو حلال سمجھے۔
۵- ڈل مچھلی اور سانپ مچھلی کو حرام سمجھے۔
۶- موزوں پر مسح کرنے سے پرہیز کرے۔

۴۲- مومن کی سخت مزاجی کی وجہ

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْیَرِیُّ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ

عَنِ الصَّادِقِ (عَلَیْهِ السَّلَام) اَنَّهُ قِیْلَ لَهُ:

مَا بَالُ الْمُؤْمِنِ اَحَدُّ شَیْءٍ؟ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَام) لِاَنَّ عِزَّ الْقُرْاٰنِ فِیْ قَلْبِهٖ وَمَحْضَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِهٖ، وَهُوَ یَعْبُدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، مُطِیْعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ مُصَدِّقٌ، قِیْلَ فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ یَكُوْنُ اَشَحَّ شَیْءٍ؟ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَام) لِاَنَّهُ یَكْسِبُ الرِّزْقَ مِنْ حِلِّهٖ وَمَطْلَبُ الْحَلَالِ عَزِیْزٌ فَلَا یُحِبُّ اَنْ یُفَارِقَهُ

لِشِدَّةِ مَا يَعْلَمُ مِنْ عُسْرِ مَطْلَبِهِ، وَاِنْ سَخَتْ نَفْسُهُ لَمْ يَضَعْهُ اِلَّا فِيْ مَوْضِعِهِ

قِيْلَ: مَا عَلَامَاتُ الْمُؤْمِنِ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَرْبَعَةٌ، نَوْمُهُ كَنَوْمِ الْغَرْقٰى وَاَكْلُهُ كَاَكْلِ الْمَرْضٰى، وَبُكَاؤُهُ كَبُكَاءِ الثَّكْلٰى، وَقُعُوْدُهُ كَقُعُوْدِ الْوَاثِبِ قِيْلَ لَهُ فَمَا بَالُ الْمُؤْمِنِ قَدْ يَكُوْنُ اَنْكَحَ شَيْءٍ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بِحِفْظِهِ فَرْجَهُ عَنْ فُرُوْجٍ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ، وَلٰكِنْ لَا تَمِيْلُ بِهِ شَهْوَتُهُ هٰكَذَا وَلَا هٰكَذَا، وَاِذَا ظَفَرَ بِالْحَلَالِ اكْتَفٰى بِهِ وَاسْتَغْنٰى بِهِ عَنْ غَيْرِهِ وَقَالَ (صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ)

اِنَّ فِي الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَمْ تَجْتَمِعْ اِلَّا فِيْهِ

عِلْمُهُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُحِبُّ وَعِلْمُهُ بِمَنْ يُبْغِضُ، وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِنَّ قُوَّةَ الْمُؤْمِنِ فِيْ قَلْبِهِ، اَلَا تَرَوْنَ اَنَّكُمْ تَجِدُوْنَهُ ضَعِيْفَ الْبَدَنِ نَحِيْفَ الْجِسْمِ، وَهُوَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ وَيَصُوْمُ النَّهَارَ،

وَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَلْمُؤْمِنُ فِيْ دِيْنِهِ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ وَذٰلِكَ لِاَنَّ الْجَبَلَ قَدْ يُنْحَتُ مِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ لَا يَقْدِرُ

اَحَدٌ اَنْ يَنْحَتَ مِنْ دِيْنِهِ شَيْئًا وَذٰلِكَ لِضَنِّهِ بِدِيْنِهِ وَشُحِّهِ عَلَيْهِ۔

مسعدہ بن صدقہ کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مومن تیز تند کیوں ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے دل میں قرآن کی عزت اور خالص ایمان ہوتا ہے اور وہ اللہ کی عبادت بجا لاتا ہے۔ مومن اللہ کا اطاعت گزار اور اس کے پیغمبر کا تصدیق کنندہ ہوتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن بعض اوقات انتہائی بخیل ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حلال ذرائع سے رزق حاصل کرتا ہے اور طلب حلال بڑی دشوار ہوتی ہے اس لیے وہ جس رزق کو بڑی مشکل سے حاصل کر چکا ہوتا ہے وہ اس سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کبھی وہ سخاوت کرتا ہے تو اسے جائز مقام پر ہی خرچ کرتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ مومن کی علامات کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا مومن کی چار علامتیں ہیں

۱۔ اس کی نیند اس شخص کی نیند جیسی ہوتی ہے جو ڈوب رہا ہو۔

۲۔ اس کی غذا کسی بیمار کی طرح سے ہوتی ہے۔

۳۔ اور وہ پسر مردہ ماں کی طرح سے گریہ کرتا ہے۔

۴۔ اس کا بیٹھنا کسی ہراساں فرد کی طرح سے ہوتا ہے۔

آپ سے پوچھا گیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مومن بھی نکاح کا دوسروں کی بہ نسبت زیادہ دلدادہ ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنی شرمگاہ کو حرام شرمگاموں سے محفوظ رکھنے کا خواہش مند ہوتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جنسی خواہش اسے کہیں ادھر ادھر نہ کرتی پھرے۔ اور جب وہ حلال حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ اس پر اکتفا کرتا ہے اور حرام سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

آپ نے فرمایا مومن میں تین صفات ایسی جمع ہوتی ہیں جو کسی غیر مومن میں جمع نہیں ہوتیں

۱- وہ خدا کی معرفت رکھتا ہے۔

۲- وہ خدا کے محبوب افراد کی معرفت رکھتا ہے۔

۳- جن لوگوں سے خدا کو نفرت ہے وہ انہیں بھی پہچانتا ہے۔

آپ نے فرمایا: مومن کی قوت اس کے دل میں ہوتی ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ مومن تمہیں کمزور جسم والا اور ضعیف البدن دکھائی دیتا ہے مگر اس کے باوجود وہ رات کو عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور دن کے وقت روزہ رکھتا ہے۔

آپ نے فرمایا مومن دین میں سخت پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہوتا ہے کیونکہ حوادث کے نتیجہ میں پہاڑ کی اونچائی کم ہو سکتی ہے لیکن مومن کے دین میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن اپنے دین کے متعلق انتہائی بخیل ہوتا ہے یعنی دین کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

۴۳- مومن کون، مہاجر کون اور مسلم کون ہے؟

(اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ لِمَ سُمِّيَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا؟ لِائْتِمَانِ النَّاسِ اِيَّاهُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ،

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ؟ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ، اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِالْمُهَاجِرِ؟ مَنْ هَجَرَ السَّيِّئَاتِ وَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

مسعدہ بن صدقہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔ آپ نے فرمایا

کیا میں تمہیں یہ خبر نہ دوں کہ مومن کو مومن کیوں کہا گیا ہے؟ اسے اس لیے مومن کا لقب دیا گیا کہ لوگ اسے اپنی جان و مال کا امین سمجھتے ہیں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مسلم کون ہے؟

مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ سلامتی حاصل کریں۔

کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ مہاجر کون ہے؟

مہاجر وہ ہے جو برائیوں اور اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو چھوڑ دے۔

۴۴- علامت مومن

(اَلحدیثُ الرابعُ وَ الاربعُون)

وَبِهذا الاسنادِ قال، قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَن سَاءَتهُ سَیِّئَتُهُ وَسَرَّتهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ مُؤمِنٌ۔

اسی سند سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا

جس شخص کو برائی ناگوار لگے اور بھلائی سے خوش کرے تو وہ مومن ہے۔

۴۵- مومن کے لیے ناپسندیدہ بات

(اَلحدیثُ الخامسُ وَالاربعُون)

ابی رحمہ اللہ قال حدثنا سعد بن عبد اللہ عن حبیب الواسطی عن

اَبِی عَبدِاللهِ (عَلَیهِ السَّلَامُ) قَالَ

مَا اَقبَحَ بِالمُؤمِنِ اَن تَکُونَ لَهُ رَغبَةٌ تُذِلُّهُ۔

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

مومن کے لیے یہ بات انتہائی ناپسندیدہ ہے کہ وہ کسی ایسے فعل کی طرف شوق رکھتا ہو جو اس کی ذلت کا موجب ہو۔

۴۶- برص سے حفاظت

(اَلحدیثُ السَّادِسُ وَ الاربعُون)

وَبِهذا الاسنادِ قال، قال اَبُو عَبدِاللهِ (عَلَیهِ السَّلَامُ)

اَلبَرَصُ شِبهُ اللَّعنَةِ لَا یَکُونُ فِینَا وَلَا فِی ذُرِّیَّتِنَا وَلَا فِی شِیعَتِنَا۔

حبیب واسطی کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

برص (پھلبہری) لعنت کی شبیہ ہے اس لیے یہ بیماری ہم اور ہماری اولاد اور ہمارے شیعوں میں نہیں ہوتی۔

۴۷- ہو رزم گاہ حق و باطل تو فولاد ہے مومن

(اَلحدیثُ السَّابِعُ وَالاَربعُون)

وبهذا الاسناد عن احمد بن ابی عبدالله عن حسین بن عمرو قال

قَالَ اَبُو عَبدِاللهِ (عَلَیهِ السَّلَامُ)

اِنَّ المُؤمِنَ اَشَدُّ مِن زُبَرِ الحَدِیدِ، اِنَّ الحَدِیدَ اِذَا دَخَلَ النَّارَ تَغَیَّرَ، وَاِنَّ المُؤمِنَ لَو قُتِلَ ثُمَّ نُشِرَ ثُمَّ قُتِلَ لَم یَتَغَیَّر قَلبُهُ۔

حسین بن عمرو راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

مومن لوہے کے ٹکڑوں سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ کیونکہ جب لوہے کو آگ میں ڈالا جائے تو اس کی رنگت بدل جاتی ہے جب کہ مومن تنا

مضبوط ہوتا ہے کہ اگر اسے قتل کیا جائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل کیا جائے تو بھی اس کا دل متغیر نہیں ہوتا۔

۴۸-مومن بن کر آتے ہیں بنائے نہیں جاتے

(اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

حدثنا الحسن بن محمد رحمه الله عن المفضل قال

قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَصْلٍ وَاحِدٍ، لَا يَدْخُلُ فِيْهِمْ دَاخِلٌ، وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ خَارِجٌ، مِثْلُهُمْ وَاللّٰهِ مَثَلُ الرَّأْسِ فِي الْجَسَدِ، وَمَثَلُ الْاَصَابِعِ فِي الْكَفِّ، فَمَنْ رَأَيْتُمْ يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بَتَاتًا اِنَّهُ مُنَافِقٌ۔

مفضل راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو ایک ہی اصل سے پیدا کیا ہے۔ باہر سے نہ تو کوئی ان میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان کے گروہ سے نکل سکتا ہے۔ ان کی مثال جسم میں سر اور ہتھیلی میں انگلیوں جیسی ہے۔ تم جس کو اس کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے متعلق گواہی دو کہ وہ حتماً منافق ہے۔

۴۹-موسم سرما اور مومن

(اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ)

حدثنا محمد بن علي ماجيلويه رحمه الله، عن محمد بن سليمان الديلمي، قال سمعت

اَبَا عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَقُوْلُ

اَلشِّتَاءُ رَبِيْعُ الْمُؤْمِنِ يَطُوْلُ فِيْهِ لَيْلُهُ فَيَسْتَعِيْنُ بِهِ عَلٰى قِيَامِهِ۔

محمد بن سلیمان دیلمی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا

موسم سرما مومن کے لیے بہار ہے۔ اس کی راتیں لمبی ہوتی ہیں اور مومن شب زندہ داری کے لیے اس سے مدد حاصل کرتا ہے۔

۵۰-مومن دل کا اندھا نہیں ہوتا

(اَلْحَدِيْثُ الْخَمْسُوْنَ)

وبهذا الاسناد عن محمد بن احمد عن معاوية بن عمار قال

قَالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُؤْمِنِ الْمُؤْمِنَ مِنْ بَلَايَا الدُّنْيَا، وَلٰكِنْ آمَنَهُ مِنَ الْعَمٰى فِي الْآخِرَةِ وَمِنَ الشَّقَاءِ يَعْنِيْ عَمَى الْبَصَرِ۔

معاویہ بن عمار کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے دنیاوی آزمائشوں سے مومن کو محفوظ نہیں رکھا البتہ اسے آخرت کے اندھے پن اور اسے شقاوت جو کہ آخرت کا اندھا پن ہے، سے

نجات دی ہے۔

۵۱-مومن محروم نہیں ہوتا

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالْخَمْسُوْنَ)

وبهذا الاسناد، عن محمد بن احمد عن سعيد بن غزوان قال

قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اَلْمُؤْمِنُ لَا يَكُوْنُ مُحَارَفًا۔

سعید بن غزوان کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا مومن (خیر سے) محروم نہیں کرتا۔

۵۲-ایمان کی تین علامتیں

(اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْخَمْسُوْنَ)

وبهذا الاسناد، عن احمد بن محمد عن صالح بن ميثم عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيْمَانِ،

مَنْ صَبَرَ عَلَى الظُّلْمِ فَكَظَمَ غَيْظَهُ وَاحْتَسَبَ وَعَفَا،

كَانَ مِمَّنْ يُدْخِلُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَيَشْفَعُ فِيْ مِثْلِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

صالح بن میثم کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس میں تین صفت موجود ہوں تو اس نے صفت ایمان کی تکمیل

کرلی۔ جو کوئی اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم پر صبر کرے اور اپنا غصہ پی جائے اور اپنے دونوں اعمال کا بدلہ خدا سے طلب کرے تو وہ ان لوگوں میں شامل ہوگا جنہیں اللہ جنت میں داخل کرے گا اور انہیں قبیلہ ربیعہ و مضر کے افراد کے برابر حق شفاعت عطا فرمائے گا۔

۵۳-مومن کو فراوانی بھی مصیبت نظر آتی ہے

(اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وبهذا الاسناد عن محمد بن احمد عن زيد عن

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ(عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ

لَنْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى تَكُوْنُوْا مُؤْتَمَنِيْنَ وَحَتّٰى تَعُدُّوْا نِعْمَةَ الرَّخَاءِ مُصِيْبَةً وَذٰلِكَ اَنَّ الصَّبْرَ عَلَى الْبَلَاءِ اَفْضَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ عِنْدَ الرَّخَاءِ۔

زید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

تم اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک لوگوں کی نظر میں قابل اعتماد حیثیت کا درجہ حاصل نہیں کر لیتے اور تم مومن تو اس وقت ہوگے جب تم فراخی اور فراوانی کو اپنے لیے مصیبت سمجھوگے۔ کیونکہ آزمائش پر صبر کرنا وسعت و فراخی کی عافیت سے کہیں بہتر ہے۔

۵۴-صفاتِ مومن

(اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ رَجُلٍ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ صِفْ لِیَ الْمُؤْمِنَ

قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ)

قُوَّةٌ فِیْ دِیْنٍ ، وَحَزْمٌ فِیْ لِیْنٍ ، وَاِیْمَانٌ فِیْ یَقِیْنٍ ، وَحِرْصٌ فِیْ فِقْهٍ ، وَنَشَاطٌ فِیْ هُدًی ، وَبِرٌّ فِی اسْتِقَامَةٍ ، وَعِلْمٌ فِیْ حِلْمٍ ، وَشُکْرٌ فِیْ رِفْقٍ ، وَسَخَاءٌ فِیْ حَقٍّ ، وَقَصْدٌ فِیْ غِنًی ، وَتَجَمُّلٌ فِیْ فَاقَةٍ ، وَعَفْوٌ فِیْ قُدْرَةٍ ، وَطَاعَةٌ فِیْ نَصِیْحَةٍ ، وَوَرَعٌ فِیْ رَغْبَةٍ ، وَحِرْصٌ فِیْ جِهَادٍ ، وَصَلٰوةٌ فِیْ شُغُلٍ ، وَصَبْرٌ فِیْ شِدَّةٍ ، وَفِی الْهَزَاهِزِ وَقُوْرٌ ، وَفِی الْمَکَارِهِ صَبُوْرٌ ، وَفِی الرَّخَاءِ شَکُوْرٌ ، وَلَا یَغْتَابُ وَلَا یَتَکَبَّرُ ، وَلَا یَقْطَعُ الرَّحِمَ ، وَلَیْسَ بِوَاهِنٍ وَلَا فَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ ، وَلَا یَسْبِقُهُ بَصَرُهُ ، وَلَا یَفْضَحُهُ بَطْنُهُ ، وَلَا یَغْلِبُهُ فَرْجُهُ ، وَلَا یَحْسُدُ النَّاسَ ، وَلَا یُقَتِّرُ وَلَا یُبَذِّرُ وَلَا یُسْرِفُ ، یَنْصُرُ الْمَظْلُوْمَ وَیَرْحَمُ الْمَسَاکِیْنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِیْ عَنَاءٍ ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِیْ رَاحَةٍ لَا یَرْغَبُ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَفْزَعُ مِنْ ذُلِّهَا ، لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ اَقْبَلُوْا عَلَیْهِ ، وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ لَا یُرٰی فِیْ حِلْمِهِ نَقْصٌ ، وَلَا فِیْ رَأْیِهِ وَهْنٌ ، وَلَا فِیْ دِیْنِهِ ضَیَاعٌ ، یُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ ، وَیُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ ، وَیَکِیْعُ عَنِ الْبَاطِلِ وَالْخَنَاءِ وَالْجَهْلِ ، فَهٰذِهٖ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ۔

ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ میرے لیے مومن کے اوصاف بیان فرمائیں؟

آپ نے فرمایا:

مومن دین میں قوی ہوتا ہے۔ دور اندیش اور نرم خو ہوتا ہے اور وہ باایمان اور صاحب یقین ہوتا ہے۔ فہم دین کے لیے حریص ہوتا ہے اور ہدایت پا کر خوشی محسوس کرتا ہے اور نیکی کے کاموں میں ثابت قدم ہوتا ہے اور وہ صاحب علم و حلم ہوتا ہے اور وہ نرم خو شکر گزار ہوتا ہے۔ راہِ حق میں سخی ہوتا ہے اور ثروت مندی اور دولت مندی کی حالت میں اعتدال کو برقرار رکھتا ہے اور حالت فقر و غربت میں ظاہرداری کو بحال رکھتا ہے اور قوت و طاقت رکھنے کی حالت میں معاف کرنے والا ہوتا ہے اور خیر خواہی کی اطاعت کرتا ہے اور خواہش و میلان کے باوجود حرام سے پرہیز کرتا ہے اور مخالفت نفس میں حریص ہوتا ہے اور عین کام کے درمیان نماز ادا کرتا ہے اور شدائد میں بردبار اور حوادث میں باوقار ہوتا ہے اور سختیوں میں صابر اور راحت میں شاکر ہوتا ہے۔

وہ غیبت نہیں کرتا اور تکبر اور قطع رحمی نہیں کرتا۔ وہ کمزور ارادہ اور بد خلق اور تند مزاج نہیں ہوتا۔ طغیانیاں اس سے سبقت نہیں کرتیں اور اس کا شکم اسے رسوا نہیں کرتا اور وہ شرمگاہ کے تقاضوں سے مغلوب نہیں ہوتا۔ اور وہ

لوگوں سے حسد نہیں کرتا۔ وہ کنجوسی نہیں کرتا اور فضول خرچی اور اسراف سے کام نہیں لیتا۔ وہ مظلوم کی مدد کرتا ہے اور مساکین پر رحم کرتا ہے۔ وہ اپنے نفس کو رنج و سختی میں رکھتا ہے مگر لوگ اس سے آسائش حاصل کرتے ہیں۔ وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور اہلِ دنیا کے خطرات سے خوفزدہ نہیں ہوتا اور جب بھی لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے تو وہ اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، جب کہ وہ ہمیشہ فکرِ آخرت کے غم میں مشغول رہتا ہے۔

اس کی بردباری میں کوئی کمی دکھائی نہیں دیتی اور اس کی رائے میں سستی نہیں ہوتی اور اس کے دین میں بربادی نظر نہیں آتی۔ جو اس سے مشورہ کرتا ہے وہ اس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور جو اس کی مدد کرتا ہے وہ اس سے تعاون کرتا ہے اور وہ باطل، غلط گفتگو اور جہل و نادانی سے پرہیز کرتا ہے۔ یہ مومن کے اوصاف ہیں۔

۵۵-مومن خدا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا

(اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ

اِنَّ الْمُؤْمِنَ مَنْ یَخَافُهُ کُلُّ شَیْءٍ وَذٰلِكَ اَنَّهُ عَزِیْزٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُ مِنْ شَیْءٍ وَهُوَ عَلَامَةُ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔

ابو العلاء راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

مومن وہ ہے جس سے ہر چیز ڈرے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مومن دینِ خدا میں صاحبِ عزت ہوتا ہے۔ مومن کسی چیز سے نہیں ڈرتا اور یہ ہر مومن کی علامت ہے۔

۵۶-اللہ ہر چیز کے دل میں مومن کا رعب پیدا کر دیتا ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ)

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ:

اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَخْشَعُ لَهُ کُلُّ شَیْءٍ ثُمَّ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ)

اِذَا کَانَ مُخْلِصًا قَلْبُهُ لِلّٰهِ اَخَافَ اللّٰهُ مِنْهُ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی هَوَامَّ الْاَرْضِ وَسِبَاعَهَا وَطَیْرَ السَّمَآءِ۔

صفوان جمال راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا

مومن کے لیے ہر چیز فرمانبردار اور اطاعت گزار ہوتی ہے۔

پھر آپ نے فرمایا

جب اس کا دل خدا کے لیے با اخلاص ہوتا ہے تو اللہ ہر چیز کے دل میں اس کا رعب و دبدبہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ زمین کے جانور، درندے اور آسمانی پرندے تک بھی اس سے مرعوب ہوتے ہیں۔

۵۷-اہلِ آسمان نورِ مومن کا مشاہدہ کرتے ہیں

(اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

بِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ
الْحُسَیْنِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوْسٰی

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَهْلِ السَّمَاءِ هَلْ یَرَوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ)
لَا یَرَوْنَ اِلَّا الْمُؤْمِنِیْنَ، لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نُوْرٍ کَنُوْرِ الْکَوَاکِبِ قِیْلَ فَهُمْ یَرَوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ؟
قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) لَا یَرَوْنَ نُوْرَهُ حَیْثُ مَا تَوَجَّهَ ثُمَّ قَالَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ):
لِکُلِّ مُؤْمِنٍ خَمْسُ سَاعَاتٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَشْفَعُ فِیْهَا۔

عمار ساباطی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کیا آسمان والے زمین والوں کو دیکھتے ہیں؟
آپؑ نے فرمایا
وہ صرف مومنین کو دیکھتے ہیں کیونکہ طینت مومن کا تعلق ستاروں کی طرح نور سے ہے۔
پوچھا گیا کہ کیا وہ اہلِ زمین کو دیکھتے ہیں؟
آپؑ نے فرمایا نہیں وہ ان کے اجسام کو نہیں دیکھ پاتے البتہ وہ اس

کے نور کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔
پھر آپؑ نے فرمایا
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو شفاعت کرنے کے لیے پانچ گھنٹوں کا وقت دے گا۔

۵۸-مومن کے لیے خدائی امداد

(اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْبَرْقِیِّ عَنْ زَیْدٍ الْقَنْدِیِّ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ (عَلَیْهِ السَّلَامُ) قَالَ
کَفٰی الْمُؤْمِنَ مِنَ اللّٰهِ نُصْرَةً اَنْ یَرٰی عَدُوَّهُ یَعْمَلُ بِمَعَاصِی اللّٰهِ۔

زیاد قندی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
اللہ کی طرف سے مومن کی مدد کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو خدا کی نافرمانی میں مصروف دیکھتا ہے۔

۵۹-حسد، بخل اور بزدلی ایمان کی متضاد صفات ہیں

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْبَرْقِیِّ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ

لَا یُؤْمِنُ رَجُلٌ فِیْہِ الشُّحُّ وَ الْحَسَدُ وَ الْجُبْنُ، وَلَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا وَلَا شَحِیْحًا وَلَا حَرِیْصًا۔

حارثی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا
جس شخص میں بخل، حسد اور بزدلی ہو تو وہ مومن نہیں ہے۔ اور مومن بزدل، بخیل اور حریص نہیں ہوتا۔

۶۰- مومن اپنے خلاف بھی سچی گواہی دیتا ہے

(اَلْحَدِیْثُ السِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارُ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ عَنْ

اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) قَالَ:
اَلْمُؤْمِنُ اَصْدَقُ عَلٰی نَفْسِہٖ مِنْ سَبْعِیْنَ مُؤْمِنًا عَلَیْہِ۔

ایک جماعت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔
ایک مومن اپنی ذات کے خلاف دوسرے ستر مومنین سے بھی زیادہ سچا ہوتا ہے۔

۶۱- خدا کی سنت، نبی کی سنت اور ولی کی سنت

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالسِّتُّوْنَ)

اَبِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی الْعَطَّارِ عَنْ سَہْلِ بْنِ زِیَادٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الدَّلْہَاثِ مَوْلَی الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا الْحَسَنِ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) یَقُوْلُ
لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا حَتّٰی یَکُوْنَ فِیْہِ ثَلَاثُ خِصَالٍ سُنَّۃٌ مِنْ رَبِّہٖ، وَ سُنَّۃٌ مِنْ نَبِیِّہٖ، وَسُنَّۃٌ مِنْ وَلِیِّہٖ فَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ رَبِّہٖ فَکِتْمَانُ سِرِّہٖ، قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ
"عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ"
وَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ نَبِیِّہٖ فَمُدَارَاۃُ النَّاسِ، فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ نَبِیَّہٗ بِمُدَارَاۃِ النَّاسِ فَقَالَ
"خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاہِلِیْنَ"
وَاَمَّا السُّنَّۃُ مِنْ وَلِیِّہٖ فَالصَّبْرُ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ "وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ"۔

امام علی رضا علیہ السلام کے غلام حارث بن دلہاث کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا
ایمان کا دعویدار شخص اس وقت تک حقیقی مومن نہیں بن سکتا جب تک

اس میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں۔ ان میں ایک رب کی سنت ہونی چاہیے اور ایک نبی کی سنت ہونی چاہیے اور ایک اس کے ولی یعنی امام کی سنت ہونی چاہیے۔ اللہ کی سنت راز کا چھپانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو بھی مطلع نہیں کرتا ہے مگر جس رسول کو پسند کرے اور نبی کی سنت لوگوں سے مدارات سے پیش آنا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کو لوگوں سے مدارات کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے

"آپ عفو و درگزر اپنائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور جاہلوں سے منہ پھیر لیں"۔

امام کی روش جنگ کے ایام اور فقر و تنگدستی میں صبر کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے

وہ جنگ اور فقر کی سختیوں میں صبر کرنے والے ہیں۔

۶۲- فرشتے اعمال لکھتے ہیں

(اَلْحَدِيثُ الثَّانِي وَالسِّتُّونَ)

أَبِي رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَلَكَيْنِ يَعْلَمَانِ الذَّنْبَ إِذَا أَرَادَ الْعَبْدُ أَنْ يَفْعَلَهُ أَوْ بِالْحَسَنَةِ؟

قَالَ فَقَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) أَفَرِيحُ الْكَنِيفِ وَالطِّيبِ عِنْدَكَ وَاحِدَةٌ؟

قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) اَلْعَبْدُ إِذَا هَمَّ بِالْحَسَنَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ طَيِّبَ الرِّيحِ فَقَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشِّمَالِ

قِفْ فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالْحَسَنَةِ، فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا، كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ، وَرِيقُهُ مِدَادَهُ، فَيُثْبِتُهَا لَهُ، وَإِذَا هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ خَرَجَ نَفَسُهُ مُنْتِنَ الرِّيحِ فَيَقُولُ صَاحِبُ الشِّمَالِ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ قِفْ، فَإِنَّهُ قَدْ هَمَّ بِالسَّيِّئَةِ فَإِذَا هُوَ فَعَلَهَا، كَانَ لِسَانُهُ قَلَمَهُ وَرِيقُهُ مِدَادَهُ فَيُثْبِتُهَا عَلَيْهِ۔

عبداللہ بن امام موسیٰ کاظم راوی ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا جب کوئی انسان نیکی یا برائی کا ارادہ کرتا ہے تو کیا اس پر مامور فرشتوں کو پتہ چل جاتا ہے؟

آپ نے فرمایا کیا تیرے نزدیک خوشبو اور بدبو دونوں یکساں ہیں؟

میں نے عرض کیا نہیں۔

پھر آپ نے فرمایا جب کوئی شخص نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے خوشبودار سانس برآمد ہوتی ہے۔ دائیں ہاتھ والا فرشتہ بائیں ہاتھ والے سے کہتا ہے رک جاؤ۔ اس نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا ہے اور جب کوئی شخص نیکی کر لیتا ہے تو فرشتے کی زبان قلم بن جاتی ہے اور اس کا لعاب دہن سیاہی

بن جاتا ہے اور وہ اسے نامہ عمل میں لکھ دیتا ہے۔

اور جب کوئی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بدبو پیدا ہوتی ہے۔ بائیں ہاتھ والا فرشتہ دائیں ہاتھ والے فرشتے سے کہتا ہے رک جاؤ۔ اس نے برائی کا ارادہ کیا ہے اور جب وہ برائی کر لیتا ہے تو فرشتے کی زبان قلم اور اس کا لعاب اس کی سیاہی بن جاتا ہے اور وہ اس کے عمل کو لکھ لیتا ہے۔

۲۳ - مومن کے شب و روز

(حَدِيثُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّونَ)

حدثني محمد بن صالح عن أبي عوض الدينوري عن محمد بن الحنفية قال

لَمَّا قَدِمَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) الْبَصْرَةَ بَعْدَ قِتَالِ أَهْلِ الْجَمَلِ دَعَاهُ الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ وَاتَّخَذَ لَهُ طَعَامًا فَبَعَثَ إِلَيْهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَإِلَى أَصْحَابِهِ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ

يَا أَحْنَفُ ادْعُ لِي أَصْحَابِي، فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مُتَخَشِّعُونَ كَأَنَّهُمْ شِنَانٌ بَوَالِي،

فَقَالَ الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي نَزَلَ بِهِمْ؟ أَمِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ؟ أَوْ مِنْ هَوْلِ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ (صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ) لَا يَا

أَحْنَفُ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَحَبَّ أَقْوَامًا تَنَسَّكُوا لَهُ فِي دَارِ الدُّنْيَا تَنَسُّكَ مَنْ هَجَمَ عَلَى مَا عَلِمَ مِنْ قُرْبِهِمْ مِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُشَاهِدُوهَا فَحَمَلُوا أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَجْهُودِهَا، وَكَانُوا إِذَا ذَكَرُوا صَبَاحَ يَوْمِ الْعَرْضِ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ تَوَهَّمُوا خُرُوجَ عُنُقٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ، يُحْشَرُ الْخَلَائِقُ إِلَى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَكِتَابٌ يَبْدُو فِيهِ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ فَضَائِحُ ذُنُوبِهِمْ، فَكَادَتْ أَنْفُسُهُمْ تَسِيلُ سَيَلَانًا أَوْ تَطِيرُ قُلُوبُهُمْ بِأَجْنِحَةِ الْخَوْفِ طَيَرَانًا، وَتُفَارِقُهُمْ عُقُولُهُمْ إِذَا غَلَتْ بِهِمْ مَرَاجِلُ الْمُجَرَّدِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ غَلَيَانًا، فَكَانُوا يَحِنُّونَ حَنِينَ الْوَالِهِ فِي دُجَى الظُّلَمِ، وَكَانُوا يُفْجَعُونَ مِنْ خَوْفِ مَا أَوْقَفُوا عَلَيْهِ أَنْفُسَهُمْ، فَمَضَوْا ذُبَّلَ الْأَجْسَامِ حَزِينَةً قُلُوبُهُمْ، كَالِحَةً وُجُوهُهُمْ، ذَابِلَةً شِفَاهُهُمْ، خَامِصَةً بُطُونُهُمْ، تَرَاهُمْ سُكَارَى سُمَّارَ وَحْشَةِ اللَّيْلِ، مُتَخَشِّعُونَ كَأَنَّهُمْ شِنَانٌ بَوَالِي، قَدْ أَخْلَصُوا لِلَّهِ أَعْمَالَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً، فَلَمْ تَأْمَنْ مِنْ فَزَعِهِ قُلُوبُهُمْ بَلْ كَانُوا كَمَنْ حَرَسُوا قِبَابَ خَرَاجِهِمْ، فَلَوْ رَأَيْتَهُمْ فِي لَيْلَتِهِمْ وَقَدْ نَامَتِ الْعُيُونُ وَهَدَأَتِ الْأَصْوَاتُ وَسَكَنَتِ الْحَرَكَاتُ مِنَ الطَّيْرِ فِي الْوُكُورِ وَقَدْ نَهْنَهَهُمْ هَوْلُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْوَعِيدُ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ: "أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ

تأتيهم بأسنا بياتا وهم نائمون"

فاستيقظوا لها فزعين، وقاموا إلى صلاتهم معولين، باكين تارة وأخرى مسبحين، يبكون في محاريبهم ويرنون، يصطفون ليلة مظلمة بهماء يبكون، فلو رأيتهم يا أحنف في ليلتهم قياما على أطرافهم، منحنية ظهورهم، يتلون أجزاء القرآن لصلاتهم، قد اشتدت أعوالهم ونحيبهم وزفيرهم، إذا زفروا خلت النار قد أخذت منهم إلى حلاقيمهم وإذا أعولوا حسبت السلاسل قد صفدت في أعناقهم، فلو رأيتهم في نهارهم إذا لرأيت قوما يمشون على الأرض ويقولون للناس حسنا" "وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما"، "وإذا مروا باللغو مروا كراما" قد قيدوا أقدامهم من التهمات، وأبكموا ألسنتهم أن يتكلموا في أعراض الناس، وسجموا أسماعهم أن يلجها خوض خائض، وكحلوا أبصارهم بغض البصر من المعاصي، وانتحوا دار السلام التي من دخلها كان آمنا من الريب والأحزان فلعلك يا أحنف، شغلك نظرك إلى الدنيا عن الدار التي خلقها الله سبحانه من لؤلؤة بيضاء فشقق فيها أنهارها وكبسها بالعواتق من حورها، ثم أسكنها أولياءه

وأهل طاعته، فلو رأيتهم يا أحنف، وقد قدموا على زيادات ربهم سبحانه، فإذا ضربت جنائبهم صوتت رواحلهم بأصوات لم يسمع السامعون بأحسن منها، وأظلتهم غمامة فأمطرت عليهم المسك والزعفران، وصهلت خيولها بين أغراس تلك الجنان، وتخللت بهم نوقهم بين كثب الزعفران، ويتطامن تحت أقدامهم اللؤلؤ والمرجان، واستقبلتهم قهارمتها بمنابر الريحان وهاجت لهم ريح من قبل العرش فنثرت عليهم الياسمين والأقحوان وذهبوا إلى بابها فيفتح لهم الباب رضوان، ثم يسجدون لله في فناء الجنان، فقال لهم الجبار ارفعوا رؤوسكم فإني قد رفعت عنكم مؤنة العبادة وأسكنتكم جنة الرضوان، فإن فاتك يا أحنف ما ذكرت لك في صدر كلامي لتتركن في سرابيل القطران، ولتطوفن بينها وبين حميم آن، ولتسقين شرابا حار الغليان، فكم يومئذ في النار من صلب محطوم ووجه مهشوم، ومشوه مضروب على الخرطوم، قد أكلت الجامعة كفه، والتحم الطوق بعنقه، فلو رأيتهم يا أحنف ينحدرون في أوديتها ويصعدون جبالها، وقد ألبسوا المقطعات من القطران، وأقرنوا مع فجارها

وَشَيْبٍ طَيِّبٍ وَزَادٍ، اسْتَعَرَ ثَوَابُ سُوءٍ أَخَذَ مِنْ حَرِيقٍ شَدَّتْ عَلَيْهِمْ عَقَارِبُهَا وَحَيَّاتُهَا، وَلَوْ رَأَيْتَ مُنَادِياً يُنَادِي وَهُوَ يَقُولُ

يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا وَيَا أَهْلَ حُلِيِّهَا وَحُلَلِهَا خُلِّدُوا فَلَا مَوْتَ، فَعِنْدَهَا يَنْقَطِعُ رَجَاؤُهُمْ وَتُغْلَقُ الْأَبْوَابُ وَتَتَقَطَّعُ بِهِمُ الْأَسْبَابُ، فَكَمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ شَيْخٍ يُنَادِي وَا شَيْبَتَاهُ، وَكَمْ مِنْ شَابٍّ يُنَادِي وَا شَبَابَاهُ، وَكَمْ مِنِ امْرَأَةٍ تُنَادِي وَا فَضِيحَتَاهُ، هُتِكَتْ عَنْهُمُ السُّتُورُ فَكَمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ مَغْمُوسٍ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا مَحْبُوسٍ، يَا لَكَ غَمْسَةً أَلْبَسَتْكَ بَعْدَ لِبَاسِ الْكَتَّانِ، وَالْمَاءِ الْمُبَرَّدِ عَلَى الْجُدْرَانِ، وَأَكْلِ الطَّعَامِ أَلْوَاناً بَعْدَ أَلْوَانٍ، لِبَاساً لَمْ يَدَعْ لَكَ شَعْراً نَاعِماً إِلَّا بَيَّضَهُ، وَلَا عَيْناً كُنْتَ تُبْصِرُ بِهَا إِلَى حَبِيبٍ إِلَّا فَقَأَهَا، هَذَا مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُجْرِمِينَ وَذَلِكَ مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِلْمُتَّقِينَ۔

حضرت محمد بن حنفیہ راوی ہیں کہ جنگ جمل کے بعد امیر المومنین علیہ السلام بصرہ تشریف لے گئے تو احنف بن قیس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس نے آپ کو بلایا۔ جب آپ وہاں پہنچ گئے تو آپ نے احنف سے فرمایا کہ میرے دوستوں کو بلاؤ۔

چنانچہ احنف نے بڑے پرخشوع و خضوع رکھنے والی ایک جماعت

حاصل ہوئی اور ریاضت و عبادت کی وجہ سے ان کے جسم خشک مشکوں کی طرح ہو چکے تھے۔

احنف بن قیس نے عرض کیا: یا امیر المومنین! ان کی یہ حالت کیوں ہو گئی ہے؟ کیا خوراک کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے یا جنگ کے خوف سے کمزور پڑ گئے ہیں؟

آپ نے فرمایا: احنف! ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دار دنیا میں ایک گروہ کو محبوب بنایا ہے اور خدا کے محبوب افراد خدا کے لیے اس طرح سے عبادت کرتے ہیں جیسے انہیں قیامت کے مشاہدہ سے قبل قرب قیامت کا علم ہو چکا ہو اور انہوں نے اس کے لیے جدوجہد شروع کر دی ہو۔ اور جب انہیں خدا کے حضور پیش ہونے کی یاد آتی ہے تو وہ گمان کرتے ہیں کہ آتش دوزخ کا ایک شعلہ کل مخلوقات کو خدا کے سامنے جمع کر رہا ہے اور انہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ انہیں نامہ اعمال پکڑا دیے جائیں گے اور جہان کے سامنے انہیں رسوا کیا جائے گا جس کی وجہ سے ان کی جانیں پگھلنے کو آ جاتی ہیں اور ان کے دل خوف کے مارے اڑنے کو آ جاتے ہیں اور جب وہ محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے حضور پیش ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہوتی ہے اور دیگ کی طرح سے جوش و خروش میں آ جاتے ہیں اور ان کی عقل ان سے جدا ہونے کو آ جاتی ہے اور وہ [illegible] کی طرح سے نالہ و فریاد کرتے ہیں اور [illegible] جس خوف سے [illegible] کی حد سے [illegible] رہتے ہیں۔ چنانچہ [illegible] کی محبت [illegible] کے چہرے [illegible] ان کے ہونٹ خشک اور

ان کے شکم تہی ہوتے ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ گویا وہ نشے میں ہیں اور وحشت شب سے پیار کرتے ہیں اور وہ خدا کے سامنے یوں متوضع ہیں گویا کہ بوسیدہ مشکیں ہوں۔ انہوں نے اپنے ظاہری و باطنی عمل کو خدا کے لیے خالص کیا ہے۔ ان کے دل خوف خدا سے مطمئن نہیں ہیں۔ ان کی حالت سلاطین کی بارگاہ کے مصاحبوں جیسی ہے (جو کہ ہر وقت ہوشیار رہتے ہیں)

اور اگر تم انہیں رات کے وقت دیکھو جب لوگوں کی آنکھیں سو چکی ہوں صدائیں خاموش ہو چکی ہیں اور پرندوں کے آشیانوں پر بھی سکوت طاری ہو تو تم دیکھو گے قیامت کی ہولناکیوں اور وعید الٰہی نے ان کی آنکھوں سے نیند چھین لی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے

اسی کو مد نظر رکھ کر وہ خوفزدہ ہو کر بیدار ہو جاتے ہیں اور بلند آواز سے گریہ کرتے ہوئے نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ کبھی وہ رو رہے ہوتے ہیں اور کبھی تسبیح میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محراب عبادت میں گریہ کرتے ہیں اور نالہ و فریاد کرتے ہیں اور تاریک و خاموش راتوں میں صفیں بنا کر خدا کے حضور روتے ہیں۔

احنف! اگر تم رات کے وقت جب وہ عبادت میں کھڑے ہوں انہیں دیکھو تو تم یہ دیکھو گے کہ ان کی پشت (رکوع میں) خم ہوگی اور اپنی نماز میں قرآن کے اجزاء کی تلاوت میں وہ تمہیں مصروف دکھائی دیں گے اور اس عالم میں ان کے گریہ و فریاد اور نالوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور جب وہ سانس لیں گے تو تم یہ سمجھو گے کہ آگ نے ان کے حلق کو پکڑ رکھا ہے اور جب ان کی صدائے گریہ بلند ہوتی ہے تو تم ان کے متعلق یہ تصور کرو گے کہ ان کی گردنیں

بختی کے ساتھ زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہیں۔

اور جب تم انہیں دن میں دیکھو گے تو تمہیں وہ پروقار طریقے سے زمین پر چلتے ہوئے دکھائی دیں گے اور لوگوں سے اچھی گفتگو کر رہے ہوں گے۔ اور جب جاہل انہیں خطاب اور عتاب کرتے ہیں تو وہ نرمی و مدارات سے انہیں جواب دیتے ہیں اور جب ان کا گزر کسی لغو اور بے فائدہ چیز کے پاس سے ہوتا ہے تو وہ شریفانہ طور سے وہاں سے گزر جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے قدموں کو تہمت (کے مقامات) سے روکا ہوا ہے۔ اور لوگوں کی آبرو ریزی سے انہوں نے اپنی زبانوں کو گونگا بنایا ہے اور بہتان تراشی کرنے والا جب اپنی بات دوسروں کے کانوں میں ٹھونسنا چاہے تو انہوں نے اپنے کانوں کو بہرا بنایا ہے اور انہوں نے اپنی آنکھوں کو گناہوں سے چشم پوشی کا سرمہ لگایا ہوا ہے اور انہوں نے سلامتی کی اس مرے کا قصد کیا ہوا ہے کہ جو اس میں داخل ہو جائے وہ غم و اندوہ سے نجات مل جاتی ہے۔

احنف! معلوم ہوتا ہے تمہاری نظر اس دنیا میں ہی اٹک گئی ہے اور تم نے اس دنیا کو دیکھا ہی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے پیدا کیا ہے اور اس میں اس نے نہریں جاری کی ہیں اور جوان حوروں سے اسے پر کیا ہے اور اپنے دوستوں اور اہل طاعت گزاروں کو اس میں رہائش دی ہے۔

احنف! کاش تمہیں بھی چشم تصور سے وہ منظر دکھائی دیتا جب اہل اطاعت اپنے پروردگار کی جنت نعمت پر وارد ہوں گے جب وہ جانے کا ارادہ کریں گے تو اس وقت ان کی سواریاں ایسی آوازیں نکالیں گی کہ اس سے بہتر آواز کسی سننے والوں نے کبھی سنی تک نہ ہوگی۔ اس وقت ایک بادل ان پر سایہ

کرے گا اور وہاں پر مشک و عنبر کی بارش برسائے گا۔ ان کے خوبصورت
ان ... کے چادروں میں جسم ڈھانپ لیں گے اور ان کی جنتی ... نہیں ...
کے نیچوں سے ... ہوں گی اور ... جنت کے باغوں میں
چہل قدمی کر رہے ہوں گے۔ اور جنت کے خدام گلوں کے بڑے بڑے دستے
ان کا استقبال کر رہے ہوں گے اور عرش کی جانب سے نسیم ... چلے گی اور
وہاں پر یاسمین اور بنفشے کے گلوں کو ... کرے گی اور وہ ... دوست پر
جائیں گے تو رضوان ان کے لیے دروازہ کھولے گا پھر وہ بہشت کے آستانہ
پر خدا کے لیے سجدہ کریں گے۔ اس وقت خداوند جبار ان سے فرمائے گا
اپنے سروں کو بلند کرو۔ میں نے عبادت کی زحمت تم سے اٹھا لی ہے اور
میں نے تمہیں جنت رضوان میں رہائش دی ہے۔

احنف! یاد رکھو اگر تم نے میری مذکورہ گفتگو جو میں نے ابھی تم سے
کی ہے بھلا دیا تو تمہیں قطران کے پیراہن پہنا دیے جائیں گے۔ (قطران
کی سیاہ اور بدبودار پیپ کو کہا جاتا ہے جو خارشتی اونٹوں کے جسم سے نکلتی ہے)
تجھے دوزخ کے طبقات اور دوزخ کے گرم پانی کے درمیان چکر لگانا
پڑیں گے اور تجھے انتہائی سخت گرم پانی پلایا جائے گا۔

ہائے اس دن دوزخ میں بہت سی ٹوٹی ہوئی پشتیں اور تباہ چہرے ہوں
گے اور جلنے کی وجہ سے انتہائی بدصورت چہرے وہاں موجود ہوں گے اور حالت
یہ ہوگی کہ طوق و سلاسل ان کی ہتھیلیوں کو کھا چکے ہوں گے اور آتشیں طوق ان کی
گردنوں سے پیوست ہوں گے۔

احنف! کاش تم یہ سمجھتے کہ ... دوزخ کی وادیوں میں ...

ہوں گے اور آتشیں پہاڑوں پر کیسے چڑھ رہے ہوں گے اور انہیں قطران کا
لباس پہنایا جا چکا ہوگا۔ اور انہیں بدکاروں اور شیاطین کے ساتھ ایک ہی زنجیر
میں باندھا گیا ہوگا اور جب وہ بھڑکتی ہوئی آگ سے بچنے کے لیے بری طرح
سے فریاد کریں گے تو ان پر دوزخ کے بچھو اور سانپ حملہ کر دیں گے۔

کاش! تم یہ آواز بھی سنتے جب منادی ندا کرے گا

اے اہل جنت و نعیم اور اے جنت کے لباس و زیورات پہننے والو! اب
تم ہمیشہ رہو گے۔ تمہیں موت نہیں آئے گی۔ یہ آواز سن کر اہل دوزخ کی
ناامیدی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور ان کی تمام امیدیں منقطع ہو جائیں گی
اور رحمت الہی کے تمام دروازے ان کے لیے بند ہو جائیں گے۔ اس وقت
بہت سے بوڑھے چیخ کر کہہ رہے ہوں گے۔ ہائے میرا بڑھاپا اور کئی جوان چیخ
کر کہیں گے ہائے میری جوانی! اور کئی عورتیں آواز دے کر کہیں گی ہائے
میری رسوائی۔ ان پر پڑے ہوئے پردے ان سے ہٹائے جائیں گے۔ اس
دن کتنے ہی گناہ گار دوزخ کے طبقات میں قیدی بنائے جائیں گے۔ اس
... دوزخ کی وجہ سے ہلاکت ہے جو تیرے تمام بدن پر چڑھا دیا جائے گا
جب کہ دنیا میں تو نرم و ملائم لباس پہنا کرتا تھا۔ اور دنیا میں تو ٹھنڈے پانی
اور دیواروں کے زیر سایہ بیٹھنے کا عادی تھا اور انواع و اقسام کے طعام کھایا کرتا
تھا۔ پھر تجھے ایسا لباس دیا جائے گا جو تیرے ہر نرم و نازک بال کو سفید کرے گا اور
جن آنکھوں سے تو اپنے دوستوں کو دیکھتا تھا وہ نگاہیں اندھی کر دی جائیں گی۔
اللہ تعالیٰ نے مجرمین کے لیے یہ چیز آمادہ کیا ہے اور متقین کے لیے یہ
جنت تیار کی ہے۔

۶۴- بہتر لوگ

(اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَغَيْرِهِ عَنْ

أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ (عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) عَنْ خِيَارِ الْعِبَادِ، قَالَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا، وَإِذَا أَسَاؤُوْا اسْتَغْفَرُوْا، وَإِذَا أُعْطُوْا شَكَرُوْا، وَإِذَا ابْتُلُوْا صَبَرُوْا، وَإِذَا غَضِبُوْا غَفَرُوْا۔

محمد بن مسلم اور دوسرے راویوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ رسول خدا سے پوچھا گیا کہ خدا کے بہترین بندے کون ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ خدا کے بہترین بندے ہیں جب بھلائی کریں تو خوشی محسوس کریں، اور اگر برائی سرزد ہو تو خدا سے مغفرت طلب کریں، اور جب انہیں کچھ عطا ہو تو شکر ادا کریں اور جب آزمائش میں مبتلا ہوں تو صبر کریں، اور جب غصہ میں ہوں تو معاف کر دیں۔

۶۵- دوستی و دشمنی خدا کے لیے

(اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاسْتَرْآبَادِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَّارٍ عَنْ أَبَوَيْهِمَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ آبَائِهِ (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ

يَا عَبْدَ اللهِ، أَحِبَّ فِي اللهِ، وَأَبْغِضْ فِي اللهِ، وَوَالِ فِي اللهِ، وَعَادِ فِي اللهِ فَإِنَّكَ لَا تَنَالُ وَلَايَةَ اللهِ إِلَّا بِذٰلِكَ، وَلَا يَجِدُ رَجُلٌ طَعْمَ الْإِيْمَانِ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، وَقَدْ صَارَتْ مُؤَاخَاةُ النَّاسِ يَوْمَكُمْ هٰذَا أَكْثَرُهَا فِي الدُّنْيَا، عَلَيْهَا يَتَوَادُّوْنَ، وَعَلَيْهَا يَتَبَاغَضُوْنَ وَذٰلِكَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَيْفَ لِيْ أَنْ أَعْلَمَ أَنِّيْ قَدْ وَالَيْتُ وَعَادَيْتُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ وَلِيُّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى أُوَالِيَهُ وَمَنْ عَدُوُّهُ حَتّٰى أُعَادِيَهُ؟ فَأَشَارَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) إِلٰى عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ أَتَرٰى هٰذَا؟ فَقَالَ بَلٰى، فَقَالَ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) وَلِيُّ هٰذَا وَلِيُّ اللهِ فَوَالِهِ

وَعَدُوُّ هٰذَا عَدُوُّ اللّٰهِ فَعَادِهٖ، وَوَالِ وَلِيَّ هٰذَا، وَلَوْ اَنَّهٗ قَاتِلُ اَبِيْكَ وَوَلَدِكَ، وَعَادِ عَدُوَّ هٰذَا وَلَوْ اَنَّهٗ اَبُوْكَ وَوَلَدُكَ۔

امام حسن عسکری علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین کی سند سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا۔ آپ نے ایک دن اپنے ایک صحابی سے فرمایا

اے بندہ خدا! اللہ کے لیے محبت رکھو اور اللہ کے لیے بغض رکھو اور اللہ کے لیے دوستی کرو اور اللہ کے لیے دشمنی رکھو کیونکہ اس طریقے کے علاوہ تمہیں خدا کی دوستی نصیب نہیں ہو سکے گی اور اس کے بغیر انسان ایمان کا ذائقہ محسوس ہی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اس کے پاس نماز روزہ خواہ زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور آج دنیا میں لوگ دنیا کی خاطر ہی ایک دوسرے کے بھائی بن رہے ہیں اور دنیا کے لیے وہ ایک دوسرے سے مودّت رکھتے ہیں اور دنیا کے لیے ہی ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہیں اور یہ چیز انہیں خدا سے کچھ بھی بچا نہیں سکے گی۔

راوی نے رسولؐ خدا سے عرض کیا

یا رسولؐ اللہ! مجھے یہ بات کیسے معلوم ہوگی کہ میں نے خدا کے لیے دوستی کی ہے اور خدا کے لیے دشمنی کی ہے؟ آپ ہی بتائیں کہ اللہ کا دوست کون ہے جس سے میں محبت رکھوں اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے میں عداوت رکھوں؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا

کیا تم اسے دیکھ رہے ہو؟

اس نے عرض کیا جی ہاں یا رسولؐ اللہ!

آپؐ نے فرمایا اس کا دوست اللہ کا دوست ہے تم اس سے دوستی رکھو اور اس کا دشمن اللہ کا دشمن ہے تم اس سے دشمنی رکھو اور اس کے دوست سے دوستی رکھو اگرچہ وہ تیرے باپ اور تیرے بیٹے کا قاتل ہی کیوں نہ ہو اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھو اگرچہ وہ تیرا باپ اور تیرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

۶۶ - اہل دین کی علامات

(اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ السِّتُّوْنَ)

حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس رحمہ اللہ، عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن آبائہ علیہم السلام قال

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (عَلَیْهِ السَّلَامُ)

اِنَّ لِاَهْلِ الدِّیْنِ عَلَامَاتٍ یُعْرَفُوْنَ بِهَا، صِدْقَ الْحَدِیْثِ، وَاَدَاءَ الْاَمَانَةِ، وَالْوَفَاءَ بِالْعَهْدِ، وَصِلَةَ الرَّحِمِ، وَرَحْمَةَ الضُّعَفَاءِ، وَقِلَّةَ الْمُوَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ، وَبَذْلَ الْمَعْرُوْفِ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَسَعَةَ الْخُلُقِ وَاتِّبَاعَ الْعِلْمِ، وَمَا یُقَرِّبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ وَطُوْبٰى شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِیْ دَارِ النَّبِیِّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) وَلَیْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَفِیْ دَارِهٖ غُصْنٌ مِنْهَا لَا یَخْطُرُ عَلٰى قَلْبِهٖ شَهْوَةٌ

شَيْءٍ إِلَّا أَتَاهُ ذٰلِكَ الْغُصْنُ بِهِ، وَلَوْ أَنَّ رَاكِبًا مُجِدًّا سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ مَا خَرَجَ مِنْهُ، وَلَوْ طَارَ مِنْ أَسْفَلِهَا غُرَابٌ مَا بَلَغَ أَعْلَاهَا حَتّٰى يَسْقُطَ هَرِمًا، أَلَا فَفِي هٰذَا فَارْغَبُوا۔ إِنَّ الْمُؤْمِنَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي شُغُلٍ، وَالنَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ، إِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ افْتَرَشَ وَجْهَهُ وَسَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ، يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ، أَلَا هٰكَذَا فَكُونُوا۔

ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا

اہل دین کی کچھ علامات ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے

۱- راست گوئی ۲- ادائیگی امانت ۳- عہد و پیمان کا پورا کرنا ۴- صلہ رحمی ۵- کمزوروں پر رحم کرنا ۶- عورتوں سے کم سے کم آمیزش رکھنا ۷- دوسروں سے بھلائی کرنا ۸- حسنِ اخلاق ۹- کشادہ روئی سے پیش آنا ۱۰- علم کی پیروی کرنا ۱۱- ایسے امور کا بجا لانا جو قرب خداوندی کا ذریعہ ہوں۔

ایسے ہی لوگوں کے لیے بشارت اور بہتر بازگشت ہے۔ اور ان کے لیے وہ شجرۂ طوبیٰ ہے جس کی جڑ نبی اکرمؐ کے گھر میں ہوگی اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک ایک شاخ ہوگی اور مومن جس بھی چیز کی خواہش کرے گا وہ شاخ اس کی مطلوبہ چیز اس کے سامنے پیش کردے گی اور درخت طوبیٰ کا سایہ اتنا دراز ہے کہ اگر کوئی سوار سو سال تک بھی اس کے زیر سایہ سفر کرے تو بھی

وہ اس کے سایہ کو عبور نہ کر سکے گا اور اگر کوئی کوا اس کے نیچے سے پرواز کرے تو کوا بوڑھا ہو کر گر جائے گا مگر اس کے آخری حصہ تک نہ پہنچ سکے گا۔ اس طرح کی نعمت کے لیے رغبت کرو۔

یاد رکھو! مومن کا نفس اس کے اپنے لیے ہی مشغول رہتا ہے جب کہ لوگ اس سے راحت پاتے ہیں اور جب رات ہوتی ہے تو مومن اپنے چہرے کو اللہ کے لیے بچھا دیتا ہے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے اور اپنے خالق سے آتش دوزخ سے نجات حاصل کرنے کے لیے مناجات کرتا ہے۔ خبردار تم بھی ایسے ہی بنو۔

۶۷- مکارمِ اخلاق

(اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللهِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) قَالَ:

إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَصَّ رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَامْتَحِنُوا أَنْفُسَكُمْ، فَإِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَارْغَبُوا إِلَيْهِ فِي الزِّيَادَةِ مِنْهَا، فَذَكَرَهَا عَشَرَةً:

الْيَقِيْنَ، وَالْقَنَاعَةَ، وَالصَّبْرَ وَالشُّكْرَ وَالْحِلْمَ، وَحُسْنَ

الْخُلُقِ، وَالسَّخَاءِ، وَالْغَيْرَةِ، وَالشَّجَاعَةِ، وَالْمُرُوءَةِ۔

عبداللہ بن مسکان راوی ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالٰی نے اپنے رسول کو مکارم اخلاق سے مخصوص کیا۔ مکارم اخلاق کے لیے تم بھی اپنے آپ کو آزما کر دیکھو۔ اگر تمہارے اندر وہ موجود ہوں تو خدا کی حمد بجالاؤ اور اس کے اضافہ کے لیے خدا سے درخواست کرو۔

پھر آپ نے ان کی تعداد دس بیان فرمائی جو کہ یہ ہیں:

۱-یقین ۲-قناعت ۳-صبر ۴-شکر ۵-حلم ۶-حسنِ اخلاق ۷-سخاوت ۸-غیرت ۹-شجاعت ۱۰-جوانمردی۔

۶۸-عقیدۂ مومن

(اَلْحَدِيثُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّونَ)

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْحَسَنِيِّ قَالَ:

دَخَلْتُ عَلٰى سَيِّدِيْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى بْنِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَلَمَّا اَبْصَرَنِيْ قَالَ لِيْ:

مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، اَنْتَ وَلِيُّنَا حَقًّا، قَالَ:

فَقُلْتُ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكَ دِيْنِيْ، فَاِنْ كَانَ مَرْضِيًّا اَثْبُتُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، فَقَالَ: هَاتِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ اَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ

تَعَالٰى وَاحِدٌ، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الْاِبْطَالِ، وَحَدِّ التَّشْبِيْهِ، وَاِنَّهٗ لَيْسَ بِجِسْمٍ وَلَا صُوْرَةٍ وَلَا عَرَضٍ وَلَا جَوْهَرٍ بَلْ هُوَ مُجَسِّمُ الْاَجْسَامِ، وَمُصَوِّرُ الصُّوَرِ، وَخَالِقُ الْاَعْرَاضِ وَالْجَوَاهِرِ وَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَمَالِكُهٗ وَجَاعِلُهٗ وَمُحْدِثُهٗ، وَاِنَّهٗ حَكِيْمٌ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيْحَ وَلَا يُخِلُّ بِالْوَاجِبِ، وَاِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ شَرِيْعَتَهٗ خَاتِمَةُ الشَّرَايِعِ لَا شَرِيْعَةَ بَعْدَهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاَقُوْلُ اِنَّ الْاِمَامَ وَالْخَلِيْفَةَ وَوَلِيَّ الْاَمْرِ بَعْدَهٗ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى، ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ اَنْتَ يَا مَوْلَايَ (فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ): وَمِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ ابْنِيْ وَكَيْفَ النَّاسُ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِهٖ؟ قَالَ: فَقُلْتُ:

وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَا مَوْلَايَ؟

قَالَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) لِاَنَّهٗ لَا يُرٰى شَخْصُهٗ وَلَا يَحِلُّ ذِكْرُهٗ بِاسْمِهٖ حَتّٰى يَخْرُجَ فَيَمْلَاَ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، قَالَ: فَقُلْتُ:

اَقْرَرْتُ، وَاَقُوْلُ اِنَّ وَلِيَّهُمْ وَلِيُّ اللّٰهِ وَعَدُوَّهُمْ عَدُوُّ اللّٰهِ،

وَطَاعَتَهُمْ طَاعَةُ اللّٰهِ، وَمَعْصِيَتَهُمْ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ وَاَقُوْلُ اِنَّ الْمِعْرَاجَ حَقٌّ، وَالْمَسْاَلَةَ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ، وَاِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَالنَّارَ حَقٌّ، وَالصِّرَاطَ حَقٌّ، وَالْمِيْزَانَ حَقٌّ، وَاِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَاَقُوْلُ اِنَّ الْفَرَائِضَ الْوَاجِبَةَ بَعْدَ الْوَلَايَةِ الصَّلٰوةُ، وَالزَّكٰوةُ، وَالصَّوْمُ، وَالْحَجُّ، وَالْجِهَادُ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَحُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقُلْتُ: هٰذَا دِيْنِيْ وَ مَذْهَبِيْ وَعَقْدِيْ وَ يَقِيْنِيْ قَدْ اَخْبَرْتُكَ بِهٖ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ(عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) يَا اَبَا الْقَاسِمِ، هٰذَا وَاللّٰهِ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِيْ ارْتَضَاهُ لِعِبَادِهٖ، فَاثْبُتْ عَلَيْهِ ثَبَّتَكَ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔

حضرت عبدالعظیم حسنی کا بیان ہے کہ میں آقا و مولا امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا جب آپؑ کی مجھ پر نگاہ پڑی تو فرمایا:

ابوالقاسم! خوش آمدید! آپ ہمارے سچے دوست ہیں۔

میں نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ! میں آپ کے سامنے اپنا دین پیش کرنا چاہتا ہوں اگر وہ صحیح ہوا تو میں مرتے دم تک اس پر ثابت قدم رہوں گا۔

آپؑ نے فرمایا: پیش کرو۔

میں نے عرض کیا: میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے اس کی کوئی مثال نہیں ہے اور وہ ابطال اور تشبیہ کی دونوں سرحدوں سے باہر ہے۔ اور وہ نہ تو جسم ہے اور نہ صورت ہے اور نہ عرض ہے اور نہ جوہر ہے بلکہ وہ اجسام کا

ایجاد کنندہ ہے اور صورتوں کی تصویر کشی کرنے والا ہے اور وہ تمام اعراض و جواہر کا خالق ہے اور وہ ہر چیز کا رب اور مالک اور خالق اور ایجاد کنندہ ہے۔ وہ صاحب حکمت ہے اور وہ فعل قبیح بجا نہیں لاتا اور فعل واجب کو ترک نہیں کرتا۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد اور اس کے رسول ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں اور قیامت کے دن تک ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ان کی شریعت آخری شریعت ہے۔ اس کے بعد روزِ قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ رسول خدا کے بعد امام اور خلیفہ اور ولی امر حضرت علی، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت علی بن الحسین، حضرت محمد بن علی، حضرت جعفر بن محمد، حضرت موسیٰ بن جعفر، حضرت علی بن موسیٰ، حضرت محمد بن علی علیہم السلام اور پھر آپؑ ہیں۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بعد میرا بیٹا حسن (عسکریؑ) امام ہے اور اس کے بعد اس کے جانشین کے وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی؟

میں نے عرض کیا: مولا! وہ کیسے؟

آپؑ نے فرمایا:

وہ اس لیے کہ وہ لوگوں کو دکھائی نہ دے گا اور ان کے خروج تک ان کا نام لینا جائز نہ ہوگا اور جب وہ خروج کرے گا تو ظلم و جور سے بھری ہوئی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

میں نے کہا: میں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں اور یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان

کا دوست اللہ کا دوست ہے اور ان کا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے۔

اور میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ معراج حق ہے' سوال قبر حق ہے' جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور صراط حق ہے' میزان حق ہے۔ قیامت آ کر رہے گی اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ کہ اللہ اہل قبور کو زندہ کرے گا۔

اور میں عقیدہ رکھتا ہوں کہ عقیدہ ولایت کے بعد نماز' روزہ' حج' جہاد' امر بالمعروف' نہی عن المنکر اور حقوق والدین کی ادائیگی فرض ہے اور یہ میرا دین' میرا مذہب اور میرا عقیدہ اور میرا یقین ہے جو کہ میں نے آپ کے سامنے عرض کیا ہے۔

امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

ابوالقاسم! خدا کی قسم' یہ وہی دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند کیا ہے۔ تم اسی پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں قول ثابت کے صدقہ میں تمہیں اس پر ثابت رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۹ - چار چیزوں کا منکر شیعہ نہیں

(اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَالسِّتُّوْنَ)

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

قَالَ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ(عَلَيْهِمَا السَّلَامُ):
لَيْسَ مِنْ شِيْعَتِنَا مَنْ اَنْكَرَ اَرْبَعَةَ اَشْيَاءَ:

اَلْمِعْرَاجَ وَالْمَسْأَلَةَ فِي الْقَبْرِ، وَ خَلْقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالشَّفَاعَةَ۔

عمارہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص چار چیزوں کا انکار کرے وہ ہمارا شیعہ نہیں ہے:

۱- معراج (رسولؐ) ۲- قبر میں (نکیرین کے) سوالات ۳- جنت و دوزخ کی تخلیق ۴- شفاعت۔

۷۰- معراج کا منکر رسولؐ خدا کا منکر ہے

(اَلْحَدِیْثُ السَّبْعُوْنَ)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِيْهِ

(عَنْ اَبِي الْحَسَنِ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا(عَلَيْهِمَا السَّلَامُ) اَنَّهُ قَالَ:

مَنْ كَذَّبَ بِالْمِعْرَاجِ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ(صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)۔

حسن بن علی بن فضال کا بیان ہے کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے معراج کو جھٹلایا اس نے رسولؐ خدا کو جھٹلایا۔

۷۱- اجزائے ایمان

(اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالسَّبْعُوْنَ)

حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوْسٍ الْعَطَّارُ النَّیْشَابُوْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَیْبَةَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ قَالَ:

قَالَ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَی الرِّضَا (عَلَیْهِ السَّلَامُ):

مَنْ اَقَرَّ بِتَوْحِیْدِ اللّٰهِ وَنَفَی التَّشْبِیْهَ عَنْهُ وَ نَزَّهَهُ عَمَّا لَا یَلِیْقُ بِهٖ، وَاَقَرَّ بِاَنَّ لَهُ الْحَوْلَ، وَالْقُوَّةَ، وَالْاِرَادَةَ، وَالْمَشِیْئَةَ، وَالْخَلْقَ، وَالْاَمْرَ وَالْقَضَاءَ، وَالْقَدَرَ، وَاَنَّ اَفْعَالَ الْعِبَادِ مَخْلُوْقَةٌ خَلْقَ تَقْدِیْرٍ لَا خَلْقَ تَکْوِیْنٍ، وَشَهِدَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِنَّ عَلِیًّا وَالْاَئِمَّةَ بَعْدَهُ حُجَجُ اللّٰهِ، وَ وَالٰی اَوْلِیَائَهُمْ، وَعَادٰی اَعْدَائَهُمْ، وَاجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ وَاَقَرَّ بِالرَّجْعَةِ، وَالْمُتْعَتَیْنِ وَآمَنَ بِالْمِعْرَاجِ، وَالْمَسْأَلَةِ فِی الْقَبْرِ، وَالْحَوْضِ، وَالشَّفَاعَةِ، وَخَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَالصِّرَاطِ، وَالْمِیْزَانِ، وَالْبَعْثِ، وَالنُّشُوْرِ، وَالْجَزَاءِ، وَالْحِسَابِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا، وَهُوَ مِنْ شِیْعَتِنَا اَهْلِ الْبَیْتِ۔

فضل بن شاذان راوی ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جس نے اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور خدا کی مخلوق سے مشابہت کا انکار کیا اور جو صفات خدا کے لائق نہیں ہیں جس نے خدا کو ان سے منزہ تسلیم کیا اور

یہ اقرار کیا کہ خدا قوت وقدرت وارادہ ومشیت وخلق وامر وقضا وقادر کا مالک ہے اور گواہی دی کہ محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور علیؑ اور ان کی نسل کے گیارہ امامؑ خدا کی حجت ہیں اور جس نے ان کے دوستوں سے دوستی رکھی اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھی اور گناہانِ کبیرہ سے پرہیز کیا اور رجعت اور دو متعوں (متعہ الحج، متعہ النساء) کا اقرار کیا اور جو شخص معراج، قبر کے سوالات، حوضِ کوثر، شفاعت، جنت و دوزخ کی تخلیق، صراط، میزان، قبروں سے مبعوث ہونے اور دوبارہ زندہ ہونے اور جزا و حساب کا اقرار کیا تو وہ سچا مومن ہے اور وہ ہم اہل بیتؑ کا حقیقی شیعہ ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَوَاتُهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔

○○○